REGD NO. P. 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۷

الیس اللہ بکاف عبدہ

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

THE WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ

بدر

قادیان

جلد ۱۳

شمارہ ۳۴

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری

نائب:
فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۷/- روپے
ششماہی ۴/- "
ممالک غیر ۸/- "

فی پرچہ: ۱۵ نئے پیسے

۲۰ ظہور ۱۳۴۳ھ ش	۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ	۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۸ اگست: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں الفضل ۱۶ اگست میں شائع شدہ ۱۵ اگست کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

"پرسوں حضور کو کھانسی میں قدرے افاقہ رہا اور طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات کے پہلے حصہ میں حضور کو نیند آگئی لیکن بعد میں کھانسی کی وجہ سے آنکھ کھل گئی۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کھانسی کی تکلیف میں بھی کمی رہی۔"

احباب کرام حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے پُرسوز دعاؤں میں متواتر لگے رہیں۔ اور حسب توفیق انفرادی اور اجتماعی صدقات بھی دیں۔

قادیان ۱۸ اگست۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ کو چند روز سے معمولی اعصابی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ آپ کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

"وہ پسر موعود جس نے حضرت مسیح موعود کا جانشین بننا تھا میں ہی ہوں"

"خدا نے مجھے اِنّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے مطابق خلافت کے مقام پر کھڑا کیا ہے"

"جو لوگ تکبر اور ریاء کو چھوڑ کر میرے ساتھ چلیں گے وہ ملکوتی صفات کے مالک ہوں گے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے اپنے موعود خلیفہ ہونے کا پُرشکوہ اعلان

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسر موعود کے متعلق متعدد بشارات دی تھیں اُن میں سے ایک بشارت یہ تھی کہ پسر موعود ہی مصلح موعود اور موعود خلیفہ ہوگا۔ اور اس بنا پر خدا شد بعث بلند مرتبہ و مقام اور امتیازی شان کا حامل ہوگا۔ خود حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کے بموجب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود میں یہ جملہ بشارتیں پوری ہوئیں آپ حسب بشارات موعود خلافت کے مقام پر فائز ہوئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رؤیا اور الہام خاص کے ذریعہ براہ راست آپ پر یہ انکشاف بھی فرمایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ چنانچہ آپ نے خدائی حکم کے ماتحت متعدد مواقع پر اپنے بلند مرتبہ و مقام اور امتیازی شان کا اعلان فرمایا۔ آپ کا بلند روحانی مقام اور امتیازی شان واضح کرنے کے لئے آپ کے ایسے ہی بعض اعلان ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ — (ادارہ)

حضرت مسیح موعودؑ کا موعود جانشین میں ہی ہوں

۱۹۴۴ء کے اوائل میں جب اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر انکشاف فرمایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود اور دیگر متعلقہ بشارات کے مصداق ہیں تو حضور نے اس سال جلسہ سالانہ پر ایک نہایت ہی پُرمعارف تقریر میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے پُرشکوہ انداز میں فرمایا:-

(۱) "یہ رؤیا ۵/۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب خدا تعالیٰ نے مجھے دکھایا جس سے یہ بات کھلے طور پر مجھ پر ظاہر ہو گئی کہ وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی۔ اور جس کے متعلق یہ تعیین فرمائی تھی کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۹ سال کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ آپ کا جانشین بنایا جائے گا۔ اس سے آپ کے کام کی تکمیل کرائے گا۔ اور اس کے وجود میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کو بھی پورا کرے گا۔ وہ میں ہی ہوں۔" چنانچہ ۲۸ جنوری کو قادیان کی مسجد اقصیٰ میں جمعہ کے دن میں نے اپنے خطبہ میں اس کا اعلان کر دیا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر یہ انکشاف کیا گیا ہے اس لئے گو میں پہلے بھی مختلف مقامات پر اس کا اعلان کر چکا ہوں۔ مگر اب جبکہ ساری جماعت یہاں جمع ہے میں اس کے سامنے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور جس کا وجود خدا کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا وہ میں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔ یاد رہے کہ میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں۔ میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔ میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے۔ اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے۔ اور میرا خاتمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔

مجھے کسی دعویٰ کا شوق نہیں ہے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے انبیاء بھی جب خدا اُن کو کہتا ہے تو دعویٰ کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ خود اُن کو دعویٰ کرنے کا شوق نہیں ہوتا۔ میری ذاتی کیفیت تو جیسا کہ میں نے بارہا کہا ہے یہ ہے کہ اگر خدا مجھ سے دین کی خدمت کا کام لے لے تو چاہے کوئی شخص میرا نام بھی نہ جانے میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ بلکہ کبھی جو شخص میرا نام یوں لے تو میں تو یہی چاہوں کہ میرا نام بھی بدل کر رکھ دے۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہو سکتی۔ مگر چونکہ خدا نے مجھے دعویٰ کرنے کے لئے کہا ہے اور چونکہ اس اجتماع میں بعض ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جن کو میرے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع نہ ملا ہو۔ اور وہ اس امر کو نہ سمجھتے ہوں کہ میں سچ بولنے والا ہوں یا جھوٹ بولنے والا اس لئے جس طرح پہلے مختلف مقامات پر میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس امر کا اعلان کر چکا ہوں اسی طرح اب جبکہ جماعتوں کے نمائندے یہاں ہزاروں کی تعداد میں چاروں طرف سے جمع ہیں اور غیر بھی سینکڑوں کی تعداد میں یہاں موجود ہیں میں اللہ تعالیٰ کی (باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رفاہ عام سٹیم پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۶۲ء

احمدیت نمائش گاہِ عالم میں!

مخالفتوں کے حوصلہ شکن طوفانوں کے تھپیڑے کھاتی ہوئی، عداوتوں کے غرقاب کر دینے والے سیلابوں میں ڈوب ڈوب کر نکلتی ہوئی۔ سازشوں کے جابجا اور قدم قدم پر بچھے ہوئے جالوں میں سے اپنے قدموں کو بچاتی ہوئی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دعوے بہانگِ دہل کرتی ہوئی۔ ہماری چھوٹی سی اور کمزور سی جماعت گھٹنوں کے بل رینگتے ہوئے اپنے بچپن کی بہتر سالہ زندگی گزار کر آج نمائش گاہِ عالم میں ایک ایسے مقام پر آن کھڑی ہوئی ہے کہ ایک دنیا کی نگاہیں ہم کی ہر حرکت اور ہر سکون کا تنقیدی اور تفصیلی جائزہ لے رہی ہیں۔ دنیا کے وہ شور ریز برلیتے جن کے دماغوں میں عداوتِ مخاصمت کا زہریلا گانٹھیں بکھری ہوئی ہیں ہر آن ہمارا تعاقب کر رہے ہیں۔ تخریب پسند اور پیشہ ور مذہبی ٹھیکیدار اس امر کا بیتابی کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔ جب احمدیت صفحۂ ہستی سے نابود ہو جائے گی۔ وہ مذہب و اخلاق کے تمام ضابطوں کو اپنے پیروں تلے روندتے ہوئے ہمارے خلاف ہر ناجائز حربہ استعمال کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں وہ آئے دن ہمارے خلاف مختلف پیرایوں اور مختلف رنگوں میں کئی قسم کے شوشے چھوڑتے ہیں۔ وہ ہمارے خلاف بے بنیاد الزامات کے طومار باندھتے ہیں اور ہماری طرف ایسے عقاید و اعمال منسوب کرتے ہیں جن سے ہمیں دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ ہم پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا الزام لگاتے ہیں جسے سن کر ہمارے دل زخمی اور جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کی ہر انہونی بات ہمارے سر تھوپتے ہیں اور ہر خود ساختہ قابلِ نفرت مفروضہ ہم پر وار د کرتے ہیں۔

آخر ہمارا تصور کیا ہے؟

ہمارا تصور یہ ہے کہ ہم نے قلم زبان اور نفس کے جہاد سے ساری دنیا کو اسلام کے امن بخش سائے تلے جمع کرنے کا عزم کیا ہوا ہے۔ ہم نے یہ دعویٰ کیا ہوا ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ جس اولوالعزم جماعت کے ہاتھوں ازل سے مقدر ہو چکی ہے۔ وہ ہماری ہی جماعت ہے۔ ہم نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ فاران کی چوٹیوں سے جو نور آسمانی جلوہ گر ہوا تھا اس سے ساری دنیا کو منور کر کے دم لیں گے۔

چنانچہ ہماری مٹھی بھر جماعت اپنے اس عزم کو عملی جامہ پہنانے میں رات اور دن کوشاں ہے۔ اس نے فرزانگی کا درس بھلا کر دیوانگی کا درس لیا ہے اور اسلام کی خاطر قربانیوں کے میدان میں وہ کارہائے نمایاں دکھائے ہیں کہ مذہب کے وہ ٹھیکیدار جو اپنی بے عملی کی قبروں میں سوئے ہوئے تھے۔ ان پر ہماری یہ مخلصانہ جدوجہد شاق گزرتی ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ ہم بھی ان کی طرح افیون کی گولی نگل کر اور لمبی تان کر سوئے رہیں۔ اور ان کے آرام میں خلل انداز نہ ہوں اسلام چاہے کتنی ہی ادبار اور تنزل کا شکار کیوں نہ ہو جائے۔!

وہ چونکہ خود اسلام کی خاطر اتنی قربانیاں اور جدوجہد نہیں کرنا چاہتے اور نہیں کر سکتے اس لئے وہ ہمیں "کافر" کا خطاب دے کر اپنا غصہ ہم پر نکالتے ہیں

یا یُوں سمجھئے کہ وہ ہمیں اپنی افیون کی گولی کا منکر قرار دیتے ہیں

ایک فلسفی نے کہا ہے کہ

"وہ بوڑھا اور سال خوردہ سانپ جو اپنی کمزوری اور کہولت کے باعث اپنی کینچلی نہیں اُتار سکتا وہ کینچلی اُتار کر پھینکنے والے جوان سانپوں کو "ننگا" کہتا ہے"!

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ ہم اپنی بہتر سالہ انتھک اور مسلسل مساعی کے بعد ایک ایسے مقام پر آ کھڑے ہوئے ہیں جہاں ملل و مذاہب کی ایک عالمی نمائش لگی ہوئی ہے۔ ہم نے دعویٰ یہ کیا ہوا ہے کہ ہمارے پاس جو جنس پاکیزہ ہے وہ آسمانی نوروں سے دُھلی ہوئی صاف و شفاف ہے۔ وہ ساری دنیا کے لئے صراطِ مستقیم ہے۔ وہ عالم انسانیت کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اور رہتی دُنیا تک اخلاق و مکارمِ انسانی کی تمام ضرورتیں اسی سے پوری ہو سکتی ہیں۔ اور وہ جنس اسلام اور حقیقی اسلام ہے۔

آج ہم نے دنیا کے قریبًا تمام ممالک میں اپنے سٹال لگا کر یہ جنس نایاب نمائش کے لئے رکھ دی ہے۔ اور دُنیا اسے دیکھ اور پرکھ رہی ہے۔ وہ ہم سے اس کے فوائد پوچھتی ہے اور ہم فوائد بتاتے ہیں۔ وہ ہمارے اعمال و افعال سے یہ جائزہ لیتی ہے کہ آیا اس جنس نے خود ہمیں بھی کوئی فائدہ پہنچایا ہے یا نہیں! اور ہم اپنے اعمال و کردار سے اسے یقین دلا سکتے ہیں۔

لیکن اے جماعت احمدیہ! ہوشیار! کیونکہ وقت تیرے امتحان کا ہے۔ تیری یہ جنس نایاب بے شمار نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی ہے بے حد و حساب تنقیدی نظروں کا ہدف بنی ہوئی ہے۔ تاریخ عالم کا یہ سبق یاد رکھ کہ جب جماعتیں وسعتوں سے ہمکنار ہوتی ہیں تو ان کے اندر تنظیمی اور عملی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو نے اپنے عقائد و تعلیمات کی صحت و پختگی کے لئے ساری مذہبی دنیا کو چیلنج دے رکھا ہے دیکھنا کہیں ان میں کوئی خامی پیدا نہ ہونے پائے۔ تو نے اپنے اعمال و کردار کے لحاظ سے ساری دنیا سے لوہا منوا لیا ہوا ہے۔ اور تجھے کافر قرار دینے کے باوجود تیری عملی زندگی کی چادر پر اُنگلی رکھنے کے لئے وہ کوئی داغ نہیں پاتے دیکھنا کہیں اس سفید و براق چادر پر کوئی داغ نہ لگ جائے۔!

آج دنیا "نئی روشنی" کے ایک مذہب کش رجحان اور بحران سے دوچار ہے اور آنکھیں بند کئے بے دینی کی تباہیوں کی طرف کشاں کشاں دوڑی جا رہی ہے۔ مغربیت نے چشم و نگاہ میں چکا چوند پیدا کر دینے والی اپنی بے دینی کے مسموم جراثیم کلچر سینما اور بے پردگی کے رنگ میں در آمد کئے ہیں۔ دیکھنا کہیں انہیں اپنی معاشرت کا جُزو نہ بنا لینا۔ تیری تگ و دو کی جولانگاہ بہت وسیع اور بڑی پُر خار وادیوں سے مرکب ہے تجھے ان تمام بے راہ رویوں سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے تجدید و احیائے دین کا عظیم الشان اور کٹھن کام سرانجام دینا ہے۔ جس کے لئے تجھے اپنے ایک ایک دقیقے اور ایک ایک ثانیے کا جائزہ لینا ہے کہ کہیں وہ موجودہ دُنیا کی دلفریبیوں میں اُلجھ کر نہ رہ جائے۔ تیرا کام یہی ہے کہ ان تمام خارزاروں میں سے بچ کر نکلتی ہوئی اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی خاطر قربانیوں کی اُسی دُھن اور عمل و کردار کے اُسی جذبے کو اپنے دل و دماغ میں لئے آگے قدم بڑھاتی جا۔ اور اسلام کی صداقتوں کو روئے زمین پر پھیلا دینے کا عزم اپنی رُوح کی گہرائیوں میں لئے اپنی منزلِ مقصود کی طرف بڑھتی چلی جا! اور مطمئن رہ کہ خدا تعالیٰ کی نُصرت ہر قدم پر تیرے ساتھ دے رہی ہے تجھے خوشخبری ہو کہ تیرے صبر آزما سفر کی ایک چوتھائی منزل دعوے، سالی کامیابی کے ساتھ طے ہو چکی ہے۔ تو نے عقائد و تعلیمات کے کارزار میں دلائل و براہین کے بل پر معرکہ سر کر لیا ہے۔ تیرا علم کلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تجھے ودیعت کیا گیا تھا۔ آج مذہبی دُنیا میں سربلند و ممتاز ہے۔ اب سوائے اس کے کہ طاقت کے بل پر تیرے نطق پر پہرے بٹھا دیئے جائیں مناظرہ کے میدان میں کوئی تیرا حریف نہیں رہا۔ اب یہ تیرا کام ہے کہ اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بدستور سختی کے ساتھ اپنائے رکھے اور اپنے عمل سے دُنیا پر یہ واضح کر دے کہ درحقیقت تو ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی ذمہ دار اور ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہر آن تیرے ساتھ ہو۔ آمین۔

(ف۔ا۔گ)

درخواستِ دعا

برادرم محترم جناب مولوی محمد زکریا صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک فالج سے بیمار ہو کر کٹک ملٹری ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ برادر موصوف جماعت کے ایک نہایت مخلص اور کارکن وجود ہیں احباب اور بزرگانِ سلسلہ اور خاندانِ مسیح موعود نیز درویشان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو کامل شفا بخشے تا وہ بیش از بیش خدمات دین بجا لا سکیں۔ خاکسار سید غلام احمد مجاہد (عفی عنہ سرنگڑہ، کٹک)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب

ایک غلطی کا ازالہ پر سے پابندی اُٹھالی گئی

یہ خبر عالم احمدیت میں نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کتابچہ "ایک غلطی کا ازالہ" پر بعض غلط فہمیوں کی بنا پر جو پابندی گذشتہ جون میں عاید کی تھی وہ غلط فہمیاں دور ہونے پر اُٹھالی گئی ہے۔ حکومتِ مغربی پاکستان کی طرف سے اس فیصلہ کا اعلان گورنر کی طرف سے جماعت احمدیہ کے ایک مرکزی وفد سے گفتگو کے بعد کیا گیا ہے۔ الحمد للہ۔

(ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ

ظاہری عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے دل کی اصلاح کرنے کی بھی کوشش کرو

اگر دل میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت پیدا ہو جائے تو انسان کا ہر کام خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء بمقام قادیان

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
قرآن کریم میں اس کی ام الکتاب یعنی سورہ فاتحہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قدرت

ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں بعض خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ کرتا ہے انسان ہی کرتا ہے خدا تعالیٰ کا انسان کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ سب کچھ خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے بندہ کا اپنے اعمال سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں ان دونوں خیالوں کو رد فرماتا ہے چنانچہ سورہ فاتحہ میں ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایاک نعبد۔ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یعنی تیری ہی بزرگی اور عبودیت اختیار کرتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ

عبودیت کیا ہوتی ہے

عبودیت کے یہ معنی نہیں کہ کوئی انسان نماز پڑھ لے کیونکہ خدا تعالیٰ کو کسی کے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے سے کیا تعلق۔ کیا کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو یہ کہے کہ فلاں میرا غلام ہے۔ کیونکہ وہ دن میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یا تین دفعہ یا چار دفعہ سلام کر جاتا ہے۔ نماز کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کے حضور سلام اور حاضری ہے۔ پھر کیا کبھی کوئی حاضری اور سلام سے غلام کہلا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو ایک یا دو بار نہیں بلکہ دس بیس دفعہ سلام کر جاتا ہے۔ لیکن اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتا تو وہ کبھی اس کا غلام نہیں کہلا سکتا پس جب خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں یہ سکھایا ہے کہ کہو ایاک نعبد ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو اس کا یہ منشا نہیں ہو سکتا کہ کوئی نماز پڑھ لے۔ اور کچھ نہ کرے تو وہ عبد بن جائے گا۔ کیونکہ ۲۴ گھنٹہ میں پانچ دفعہ سلام کر جانا عبودیت نہیں کہلا سکتی اتنی عبودیت تو دوست اپنے دوستوں کی یا محلہ والے ایک دوسرے کی بھی کر لیتے ہیں۔ جب دن میں ایک دوسرے کو سلام کر لیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے جس عبودیت کا حکم دیا ہے۔ وہ

اور ہی رنگ کی عبودیت

ہے جس کے متعلق بندہ کہتا ہے کہ وہ اتنی بڑھی ہوئی ہے۔ اتنی بڑھی ہوئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ کہنا کہ کسی اور کی بھی اطاعت کرتا ہوں غلط ہے۔ کیونکہ ایاک نعبد کے یہ معنے ہیں۔ کہ انسان کہتا ہے میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں لیکن اگر اس سے خدا تعالیٰ کے حضور حاضری اور سلام ہی مراد ہے تو اس سے زیادہ تو ایک انسان دن رات میں دوستوں سے ملاقات کرتا ہے۔ اور اس کی بناء پر تو انسان یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اے خدا میں دوسروں کے مقابلہ میں تیرے لئے زیادہ وقت دیتا ہوں تیری ہی عبادت کرتا ہوں۔ اور کسی کی نہیں کرتا۔ کیونکہ اس قسم کی اطاعت تو وہ دوسروں کی بھی کرتا ہے۔ وہ جتنا وقت خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے میں صرف کرتا ہے۔ اس سے زیادہ دوستوں کی صحبت میں گزارتا ہے۔ اور اگر انسان دیکھے تو اسے معلوم ہو جائے کہ دوسروں کے لئے خدا تعالیٰ کی نسبت بہت زیادہ وقت صرف کرتا ہے۔ اگر وہ کسی جگہ نوکر ہے تو اس کا اکثر حصہ وقت اپنے آقا کی خدمت میں صرف ہوتا ہے۔ اور اگر اس کے آقا کی خدمت کا وقت اور خدا تعالیٰ کی حاضری کا وقت دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ وقت کا اعلیٰ حصہ اور مقدار کے لحاظ سے زیادہ حصہ آقا کی خدمت میں صرف ہو گا بہ نسبت خدا تعالیٰ کے وقت کے اور خدا کے لئے جو وقت صرف کیا جاتا ہے وہ عموماً تھکے ہوئے اوقات میں سے اور مقدار میں بہت کم ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے وقت کا ایک حصہ کھانے پینے میں صرف کرتا ہے اور مجبور ہے کہ ایسا کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے ایسا ہی بنایا ہے۔ وہ شخص دن کے دس یا بارہ گھنٹے بیوی بچوں کے لئے روٹی کمانے میں خرچ کرتا ہے۔ اس کے متعلق نہیں کہہ سکتے کہ اسلام کے خلاف کرتا ہے وہ

عین اسلام کے مطابق

کرتا ہے کیونکہ انسان کو خدا نے ایسا ہی بنایا ہے کہ وہ اپنے اوقات کا ایک حصہ اپنی اور اپنے لواحقین کی معاش پیدا کرنے میں صرف کرے مگر اس کے متعلق یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ خدا ہی کا کام کرتا ہے باوجود اس کے کہ وہ خدا کے حکم کے ماتحت کرتا ہے۔ مگر وہ کام عبادت نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ یہ کام تو ایک دہریہ اور خدا تعالیٰ کا منکر بھی کرتا ہے اور وہ بھی اس میں شامل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایاک نعبد میں جس عبادت کا ذکر ہے وہ اور قسم کی عبادت ہے اور عبادت صرف سجدہ اور رکوع نہیں ہے کیونکہ اگر محض سجدہ کر لینا یا رکوع کرنا ہی عبادت ہوتی تو یہ کونسی مشکل تھی۔ بہت لوگ کہیں گے چلو خدا کے آگے سجدہ کر لو کسی اور کے آگے نہ جھکے خدا ہی کے آگے جھک گئے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ اس میں تو کم محنت پڑتی ہے۔ کیونکہ اوروں کے آگے جھکنے کی نسبت ایک خدا کے آگے جھکنا آسان ہے۔ اس میں کم محنت ہوگی۔ اور کون نہیں چاہتا کہ کم محنت اٹھائے مگر بات یہ ہے کہ صرف خدا کے آگے جھکنا عبادت نہیں ہے گو خالص عبادت اسی کے لئے کی جاتی ہے نماز اور روزہ اسی کے لئے ہو۔ مگر صرف یہی کام کرنا اگر دوسروں کو ملا کر دیکھا جائے۔ تو بہت آسان ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایسے لوگ ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں۔ اور پھر سنتیں حضرت سید عبدالقادر رحمۃ اللہ کے لئے پڑھتے ہیں۔ وہ زیادہ عبادت کرتے ہیں۔ پس عبادت سے مراد محض نماز روزہ نہیں بلکہ اس سے مراد

کامل فرمانبرداری

ہے۔ کامل انقطاع اور کامل تذلل ہے اسی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ صرف ظاہری عبادت خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اس کو عبادت میں سے نکال نہیں سکتے کیونکہ یہ بھی عبادت ہے مگر صرف ان ظاہری اعمال کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جس طرح ہم خدا تعالیٰ کے یہ احکام مانتے ہیں اسی طرح دوسروں کے احکام بھی مانتے ہیں مثلاً ایک شخص کسی کا ملازم ہوتا ہے تو اس کے احکام مانتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نسبت اس کے احکام کی تعمیل میں زیادہ وقت صرف کرتا ہے اس وجہ سے اسی طرح کی عبادت صرف خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہوئی۔ اب

سوال یہ ہے

کہ وہ کیا طریق ہے کہ انسان دوسرے کاموں میں مصروف ہوتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ کی عبادت ہی میں لگا رہے اور جس میں امکان ہو کہ اس کا ایاک نعبد کا دعوےٰ صحیح ہو سکتا ہے یہ ظاہر ہے کہ سوائے

قلبی ذہنی اور فکری عبادت

کے اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہو سکتی جو صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہو۔ کیونکہ یہ ممکن ہے۔ کہ انسان کے ہاتھ پاؤں آنکھ کان زبان اور کاموں میں مصروف ہوں مگر وہ اپنے دل کو محض اللہ تعالیٰ کی طرف لگائے رکھے جیسے صوفیاء نے کہا ہے۔

دست در کار دل با یار

انسان دنیا کے کام کرے۔ وہ بھی ایک رنگ میں عبادت ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کو ایک لقمہ دیتا ہے۔ وہ اس کی عبادت ہے۔ اگر وہ اس نیت سے دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں بیوی کو کھانے کے لئے دوں۔ پس اگر ایک انسان اپنی نیت درست کر لیتا ہے۔ اور اگر اپنے تمام کاموں میں جزو بھی قرار دے لیتا ہے کہ

خدا تعالیٰ کی عبادت

کرے۔ تو اس کا ہر کام عبادت کہلا سکتا ہے اگر وہ روزی اس لئے کماتا ہے کہ خدا کا حکم ہے۔ کہ اپنی زندگی ضائع نہ گزارو۔ اور خدا کا حکم ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو خدا کا حکم ہے کہ بیوی بچوں کی ضروریات مہیا کرو۔ اس نیت سے اگر وہ ظاہری کام کرتا ہے۔ تو وہ خدا کی عبادت میں لگا ہوا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ

حقیقی عبادت

قلب کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے ایاک نعبد کے آگے وایاک نستعین فرمایا۔ بعض لوگ اس پر حیران ہوتے ہیں کہ عبادت کو پہلے رکھا گیا اور استعانت کو بعد میں۔ استعانت پہلے طلب کرنی چاہیئے تھی۔ تاکہ عبادت کرنے میں سہولت اور آسانی میسر آئے مگر حق یہی ہے کہ جو ترتیب خدا تعالیٰ نے رکھی وہی درست ہے۔ کیونکہ اعمال ظاہری پہلے ہوتے ہیں۔ اور بعد میں وہ حالت ہوتی ہے کہ

اخلاص کامل

ہو۔ قطع نظر اس سے کہ خدا تعالیٰ کا قانون جاری ہے۔ اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کو جو قدرت دی ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے جانتے ہیں کہ انسان اپنے ارادہ سے کام کرتا اور نفس کو کام کرنے کے لئے مجبور کر سکتا ہے۔ مثلاً جس قدر لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ انسں کے لئے یہاں سے اُٹھ کر مسجد مبارک میں جانا ناممکن ہے۔ اگر اس کے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دل خواہ کسی کام کو کتنا ہی نہ چاہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان میں یہ طاقت رکھی ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو اپنے نفس کو بات ماننے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ایک ایسا شخص جس کا دل نہیں چاہتا کہ نماز پڑھے مگر وہ اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ کہ کھڑا ہو کر رکوع کرے۔ سجدہ کرے۔ ہاں جس بات پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ وہ

دل کی حالت

ہے۔ مثلاً ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں وہ اپنے کو مجبور کر سکتا ہے کہ سب کو ساری باری دے۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرے۔ لیکن اگر اس کے دل میں سب سے یکساں محبت نہیں۔ تو وہ اپنے دل کو مجبور نہیں کر سکتا۔ کہ سب سے یکساں محبت کرے۔ اور اس وقت تک ایسا نہیں کر سکتا۔ جب تک ایسے حالات نہ پیدا نہ ہو جائیں کہ اس کے دل کی حالت بدل جائے۔ مثلاً ایک شخص ہے وہ بعض طبائع کو پسند کرتا۔ اور ان کے ساتھ مل کر کام کر سکتا ہے۔ لیکن ایسا افسر آ جاتا ہے جس سے اس کی طبیعت نہیں ملتی۔ تو اس کے دل میں اس کی بات کھٹکتی رہے گی گو ظاہری طور پر اس کی اطاعت کر سکتا ہے تو خدا تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت دی ہے۔ کہ وہ ظاہری کاموں میں اپنے آپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ اب اگر ایاک نعبد میں صرف ظاہری اعمال ہوتے۔ تو اس کے لئے ایاک نستعین کی ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ قلبی اطاعت مد نظر تھی۔ کیونکہ اصل عبادت قلب ہی کی ہے اسی لئے انسان کہتا ہے کہ میں نماز پڑھنے میں تیرا اختیار ہی نہیں۔ خدا سے تو میں ہاں کہتا ہوں کہ تو قلب سے کام لینا

میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو عبادت کے لئے کھڑا کر سکتا ہوں۔ رکوع بھی کر سکتا ہوں۔ سجدہ بھی کر سکتا ہوں۔ مگر دل کو نہیں عبادت میں لگا سکتا۔ اسے تو ہی بدل دے۔ پس ایاک نستعین نے بتا دیا کہ یہ قلبی عبادت ہے۔ جہاں خدا کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا

کوئی کہے ایک شخص عبادت کے لئے کھڑا ہی کس طرح ہو سکتا ہے جس کا دل نہیں مانتا۔ مگر جاننا چاہیئے۔

انسان میں دو کیفیتیں

ہوتی ہیں۔ ایک عقل کی۔ اور ایک احساسات کی عقل کو انسان مجبور کر سکتا ہے مگر جذبات اور احساسات کو مجبور نہیں کر سکتا۔ جو عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ عقل اور دلیل سے یہ بات منوا لیتا ہے مگر دلیل سے محبت پیدا نہیں کی جا سکتی۔ محبت خدا کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے باریک ذرائع ہیں۔ اور ایسے باریک کہ انسان کے قبضہ میں وہ ایسے نہیں ہیں۔ جیسے عقل اس کے قبضہ میں ہے مثلاً ایک شخص کے سامنے جب حضرت عیسٰی کے فوت ہونے کے دلائل پیش کئے جائیں۔ اور وہ نہ مانے تو کہیں گے کیسا پاگل ہے ایسے زبردست دلائل نہیں مانتا۔ لیکن اگر کسی سے کہیں فلاں سے محبت کرو۔ اور وہ نہ کرے۔ تو یہ نہیں کہہ سکتے وہ پاگل ہے اتنی دفعہ کہا ہے کہ فلاں سے محبت کرو مگر نہیں کرتا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دل میں محبت پیدا کرنا اس کے اختیار کی بات نہیں ہے۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل جاری نہ ہوتا۔ اور تو ساری دنیا کا مال خرچ کر دیتا۔ تو بھی لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا نہ کر سکتا۔ مگر عقل یہ کہتی ہے کہ جو احسان کرے۔ اس سے محبت کرو۔ مگر

جذباتِ دل کو مجبور

نہیں کیا جا سکتا کہ اس طرح محبت پیدا ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں پر بڑے بڑے احسان کئے۔ مگر ان کے دل میں ذرا بھی محبت پیدا نہ ہوئی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسے کیسے احسان کئے۔ مگر چونکہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے حضور ایاک نعبد وایاک نستعین سچے دل سے نہ کہتے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی محبت نہ پیدا ہوئی۔ ان کے دلوں میں یہی خیال تھا کہ ہم سے کوئی سلوک اور احسان نہیں

کیا گیا۔ یہ محبت کی کمی کا ہی نتیجہ تھا۔ اور عقل دلیل یہاں کام نہ کر سکتی تھی۔ یہاں خدا تعالیٰ کا فضل ہی کام دے سکتا تھا۔ اور اسی نے مخلص صحابہ کا دل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دیا تھا۔

حضرت عمرو بن العاص

جب فوت ہونے لگے تو یہ کہہ کر رو پڑے کہ میں نہیں جانتا تھا کہ میرا کیا انجام ہوگا۔ ان کے بیٹے نے ان سے کہا۔ آپ نے بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ آپ کو اس قدر گھبراہٹ کیوں ہے۔ انہوں نے کہا عبداللہ۔ ان کے بیٹے کا نام تھا۔ تمہیں نہیں معلوم مجھ پر کئی زمانے آئے ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی آیا ہے۔ جب میں پسند نہ کرتا تھا کہ ایک چھت کے نیچے میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمع ہوں۔ اس وقت مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی مبغوض نظر نہیں آیا تھا۔ اور اسی وجہ سے میں نے کبھی آپ کی شکل نہ دیکھی تھی۔ پھر ایک زمانہ مجھ پر ایسا آیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا دل کھول دیا۔ اس وقت

ساری دنیا میں

سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی۔ اس وقت محبت کی وجہ سے آپ کے جلال کے باعث میں نے آپ کی شکل نہ دیکھی۔ اب اگر کوئی مجھ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ پوچھے تو نہیں بتا سکتا اگر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں فوت ہو جاتا تو اچھا ہو جاتا۔ آپ کے بعد جھگڑے پیدا ہو گئے۔ معلوم نہیں مجھ سے کیا کیا غلطیاں ہوئیں۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ

دل خدا ہی کے قبضہ میں

ہیں۔ اور وہی ان کو بدل سکتا ہے۔

پھر دیکھو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ پر اس وقت احسان کرنے شروع کئے تھے۔ جب ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی۔ احسان تو آپ پہلے سے کرتے چلے آ رہے تھے۔ بات یہ ہے کہ خدا کے فضل نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے دل میں اس وقت محبت پیدا کر دی تو پچھلے احسان بھی نظر آنے لگ گئے۔ اب اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

وغیرہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اپنے مال قربان کرتے تھے کہہ سکتے تھے کہ ہم نے یہ احسان کیا وہ احسان کیا۔ مگر اس کے مقابلہ میں وہ اپنے مال اور جانیں قربان کر کے کہتے ہم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے بڑا احسان کیا۔ اور ہمیں ان خدمات کا موقع حاصل ہوا۔ دوسری طرف عبداللہ بن ابی کو مال ملتا تھا۔ مگر وہ یہ کہتا کہ مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ بات یہی ہے کہ

احساسات

جذبات اور قلب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مومن کو سکھایا ہے کہ کہو ایاک نعبد وایاک نستعین۔ ایاک نعبد سے انسان کی عقلی اصلاح ہوتی ہے جب وہ ظاہری عبادت کرتا ہے۔ مگر اصل چیز محبت کا درجہ ہے جو عمل کے بعد اس وقت آتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے بتایا خدا ہی کی عبادت کرو مگر ساتھ ہی ایاک نستعین کہو یعنی خدا سے اپنے دل کی اصلاح چاہو۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی عبادت عبادت نہیں ہے۔

محبت کا جذبہ ایک ایسا جذبہ ہے کہ جب یہ پیدا ہو جائے تو کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ مجھے سلسلہ احمدیہ کے ایک قدیم رکن کی بات جو فوت ہو چکے ہیں اور جن کا نام

منشی اروڑے خاں

تھا۔ بہت ہی پسند آئی۔ وہ اپنا واقعہ سناتے ہوئے کہتے۔ مجھ سے کسی نے پوچھا مرزا صاحب کے سچے ہونے کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے میں نے کہا اگر دلیل پوچھنی ہے تو کسی اور سے جا کر پوچھو مجھے تو ایک ہی دلیل یاد ہے اور وہ یہ کہ میں نے مرزا صاحب کا چہرہ دیکھا ہے ایسا منہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

یہ محبت کا جذبہ تھا یعنی محبت کے جذبات جس کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں وہ

ہر قسم کی آفات

سے جو ایمان کے ساتھ لگی ہوتی ہیں محفوظ ہو جاتے ہیں مگر محبت کے جذبات دلائل کے لئے یا عقلی سے پیدا نہیں کئے جا سکتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ اس میں ذہن اور عقل اور اعمال کا بھی دخل ہوتا ہے۔ مگر اصل چیز خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہی ہے۔ کیونکہ وہی ان چیزوں کی وہ مقدار جانتا ہے جس کے بعد محبت کا درجہ دیتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ سے ہی کہنا چاہیئے کہ ہمیں اس مقام پر لے جا کہ ہماری اطاعت

محبت کی اطاعت

ہو اور ہمیں وہ مقام عطا کر کہ جب انسان اس پر پہنچ جاتا ہے تو پیچھے ہٹ ہی نہیں سکتا فدائیت کا مقام جسے صوفیاء فنائیت کہتے

ہیں۔ اس وقت انسان اپنے وجود کو مٹا کر دیتا ہے۔ اس وقت وہ عقل سے کام نہیں کرتا کیونکہ عقل اس مقام سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ وہ عقل سے سچائی اور راستی کا پتہ لگا لیتا ہے اور جب اسے اس راستہ پر لگ جاتا ہے تو پھر وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں جذبات کا کام ہوتا ہے اسی جگہ پہنچ کر انسان ٹھوکر سے بچ جاتا ہے کیونکہ جذبات دوسری طرف بھی اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک چبوترہ پر حضرت مسیحؑ کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اوپر سے حضرت مریمؑ اتریں اور ان سے آکر گلے مل گئیں اس وقت میری زبان سے یہ فقرہ نکلا

LOVE CAEATES LOVE

محبت محبت سے پیدا ہوتی ہے

پس جب انسان کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں تو خدا تعالےٰ کی طرف سے بھی اس کی محبت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان ارواح میں بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ جن سے وہ شخص محبت کرتا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ انہیں اس سے محبت کرنے کی تحریک کرتا ہے عقلی اور ذہنی سلوک تو انسان زندوں سے کر سکتا ہے مردوں سے نہیں کر سکتا۔ مگر محبت کا سلوک مردوں سے بھی کر سکتا ہے بلکہ زندوں کی نسبت زیادہ کر سکتا ہے۔ اور وہ بھی اس سے محبت کا سلوک کرتے ہیں۔ اس وقت انسان ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کے لئے زندہ تو زندہ ہوتے ہی ہیں مردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ گو اس کا جسم مردوں سے دور ہوتا ہے مگر ان کی روحیں اکٹھی ہی ہوتی ہیں۔

پس ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی عقلی فکری اور عملی اصلاح کے بعد خدا تعالےٰ سے یہ دعائیں مانگیں کہ ایسا جذبہ عطا ہو اور خدا سے ان کا تعلق عقل کے ساتھ نہ ہو بلکہ عشق سے ہو یعنی ایسی آگ لگی ہوئی ہو کہ ایک دم کی دوری بھی جلا دے اسی کے لئے نہیں وہ مراحل جائیں گے جس سے پیچھے نہیں لوٹیں گے۔

پس میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

اپنے ظاہری اعمال پر

نہ رہیں۔ اور نہ عقل و فکر پر تکیہ کریں بلکہ وہ جذبہ پیدا کریں جس کے پیدا ہونے کے بعد قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور ایسی محبت پیدا ہو جائے کہ ہمارے اس سے دور ہونے کو وہ بھی پسند نہ کرے اور ہمیں اپنے سے دور نہ جانے دے۔

تاریخ اسلام کا ایک ورق

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جو شاندار نظم حکومت قائم ہوا۔ اس کا ایک حصہ ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ احباب اس کا موازنہ موجودہ خلافتِ ثانیہ سے کر کے دیکھیں کہ کس قدر زیادہ مماثلت پائی جاتی ہے۔ اور تاریخ کس شاندار طور پر اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ —— (ایڈیٹر)

ملکی نظم و نسق شام و ایران فتح ہوا تو لوگوں کی رائے ہوئی کہ مفتوحہ علاقے امرائے فوج کی جاگیروں میں دے دیئے جائیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کہتے تھے کہ جن کی تلواروں نے ملک فتح کیا ہے انہی کو قبضہ کا بھی حق ہے حضرت بلال رضؓ کو اس قدر اصرار تھا کہ حضرت عمر رضؓ نے دق ہو کر فرمایا "اللّٰھم اکفنی بلالا" لیکن خود حضرت عمر رضؓ کی رائے تھی کہ زمین حکومت کی ملک ہے اور باشندوں کے قبضہ میں رہنے دی جائے۔ حضرت علی رضؓ حضرت عثمان رضؓ اور حضرت طلحہ رضؓ بھی حضرت عمر رضؓ کے ہم آہنگ تھے۔ غرض مجلس شام میں یہ مسئلہ پیش ہوا اور بحث و مباحثہ کے بعد فاروق اعظم کی رائے پر فیصلہ ہوا۔

عراق کی پیمائش کرائی، قابل زراعت اراضی کا بندوبست کیا۔ عشر و خراج کا طریقہ قائم کیا۔ عشر کا طریقہ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) اور حضرت صدیق رضؓ کے زمانہ میں جاری ہو چکا تھا۔ لیکن خراج کا طریقہ اس قدر مضبوط نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح شام و مصر میں بھی لگان تشخیص کیا۔ لیکن وہاں کا قانون ملکی حالات کے لحاظ سے عراق سے مختلف تھا۔ تجارت پر عشر یعنی چونگی لگائی گئی۔ اسلام میں یہ خاص حضرت عمر رضؓ کی ایجاد ہے۔ اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ مسلمان جو غیر ممالک میں تجارت کے لئے جاتے تھے۔ ان کو دس فی صدی ٹیکس دینا پڑتا تھا۔ حضرت عمر رضؓ کو معلوم ہوا تو انہوں نے بھی غیر ملکی مال پر ٹیکس لگا دیا۔ اسی طرح تجارتی گھوڑوں پر بھی زکوٰۃ خاص حضرت عمرؓ کے حکم سے قائم کی گئی اور نہ گھوڑے پہلے مستثنیٰ تھے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ نعوذ باللہ حضرت عمر رضؓ نے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو الفاظ فرمائے تھے۔ اس سے بظاہر سواری کے گھوڑے مفہوم ہوتے ہیں۔ اس لئے تجارت کے گھوڑے کو مستثنیٰ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔

حضرت عمر رضؓ نے تمام ملک میں مردم شماری کرائی، اضلاع میں باضابطہ عدالتیں قائم کیں۔ محکمہ قضاء کے لئے اصول و قواعد بنائے۔ قاضیوں کی بیش قرار تنخواہیں مقرر کیں تاکہ لوگ رشوت ستانی سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ سلمان رضؓ و ربیعہ رضؓ اور قاضی شریحؓ کی تنخواہیں پانچ پانچ سو درہم ماہانہ تھیں اور امیر معاویہ رضؓ کی تنخواہ ایک ہزار دینار تھی، حل طلب مسائل کے لئے "شعبۂ افتاء" قائم کیا۔ حضرت علی رضؓ حضرت عثمان رضؓ معاذ بن جبل رضؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، ابی بن کعبؓ زید بن ثابت رضؓ ابوہریرہ رضؓ اور ابو درداء رضؓ اس شعبہ کے ممتاز رکن تھے۔

ملک میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے حضرت عمر رضؓ نے "احداث" یعنی پولیس کا محکمہ قائم کیا۔ اس کے افسر کا نام صاحب الاحداث تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کو بحرین کا صاحب الاحداث بنایا تو ان کو خاص طور پر ہدایت کی کہ امن و امان قائم رکھنے کے علاوہ احتساب کی خدمت بھی انجام دیں احتساب کے متعلق جو کام ہیں مثلاً دکاندار ناپ تول میں کمی نہ کریں۔ کوئی شخص شاہراہ پر مکان نہ بنائے۔ جانوروں پر زیادہ بوجھ نہ لادا جائے۔ شراب علانیہ نہ بکنے پائے۔ اس قبیل کے اور بہت سے امور کی نگرانی کا جن کا تعلق پبلک مفاد اور احترام شریعت سے تھا پورا انتظام تھا۔ اور صاحبانِ احداث (افسران پولیس) اس خدمت کو بھی انجام دیتے تھے۔

عہد فاروقی سے پہلے عرب میں جیلخانوں کا نام و نشان نہ تھا۔ حضرت عمر رضؓ نے اول مکہ معظمہ میں صفوان بن امیہ کا مکان چار ہزار درہم پر خرید کر اس کو جیل خانہ بنایا۔ پھر اور اضلاع میں بھی جیل خانے بنوائے۔ جلاوطنی کی سزا بھی حضرت عمر رضؓ ہی کی ایجاد ہے۔ چنانچہ ابو محجن ثقفی کو بار بار شراب پینے کے جرم میں ایک جزیرہ میں جلاوطن کر دیا تھا۔

بیت المال خلافتِ فاروقی سے پہلے مستقل خزانہ کا وجود نہ تھا بلکہ جو کچھ آتا اسی وقت تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ ابن سعد کی ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضؓ نے ایک مکان بیت المال کے لئے خاص کر لیا تھا۔ لیکن وہ ہمیشہ بند پڑا رہتا تھا۔ اور اس میں کچھ داخل کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی تھی۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد بیت المال کا جائزہ لیا گیا تو صرف ایک درہم نکلا۔

حضرت عمر رضؓ نے تقریباً ۱۵ھ میں ایک مستقل خزانہ کی ضرورت محسوس کی اور مجلس شوریٰ کی منظوری کے بعد مدینہ منورہ میں بہت بڑا خزانہ قائم کیا، دار الخلافہ کے علاوہ تمام اضلاع اور صوبہ جات میں بھی اس کی شاخیں قائم کی گئیں اور ہر جگہ اس محکمہ کے جداگانہ افسر مقرر ہوئے۔ مثلاً اصفہان میں خالد بن حارثؓ اور کوفہ میں عبداللہ بن مسعود رضؓ خزانہ کے افسر تھے۔

صوبجات اور بیت المال میں مختلف آمدنیوں کی جو رقم آتی تھی وہ وہاں کے سالانہ مصارف کے بعد اختتام سال پر صدر خزانہ یعنی مدینہ منورہ کے بیت المال میں منتقل کر دی جاتی تھی۔ صدر بیت المال کی وسعت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ دار الخلافہ کے باشندوں کی جو تنخواہیں اور وظائف مقرر تھے صرف ان کی تعداد سالانہ تین کروڑ درہم تھی۔

بیت المال کے حساب و کتاب کے لئے مختلف رجسٹر بنوائے۔ اس وقت تک کسی مستقل سنہ کا عرب میں رواج نہ تھا۔ حضرت عمر رضؓ نے ۱۶ھ میں سنہ ہجری ایجاد کر کے یہ کمی بھی پوری کر دی۔

تعمیرات اسلام کا دائرۂ حکومت جس قدر وسیع ہوتا گیا، اسی قدر تعمیرات کا کام بھی بڑھتا گیا۔ حضرت عمر رضؓ کے عہد میں اس کے لئے کوئی مستقل صیغہ نہ تھا تاہم صوبہ جات کے اعمال اور حکام کی نگرانی میں تعمیرات کا کام نہایت منظم اور وسیع طور پر جاری تھا ہر جگہ حکام کے بود و باش کے لئے سرکاری عمارتیں تیار ہوئیں۔ رفاہِ عام کے لئے سڑک، پل اور مسجدیں تعمیر کی گئیں۔ فوجی ضروریات کے لحاظ سے قلعے، چھاؤنیاں اور بارکیں تعمیر ہوئیں مسافروں کے لئے مہمان خانے بنائے گئے۔ خزانہ کی حفاظت کے لئے بیت المال کی عمارتیں تیار ہوئیں۔ حضرت عمر رضؓ تعمیرات کے باب میں نہایت کفایت شعار تھے لیکن بیت المال کی عمارتیں عموماً شاندار اور مستحکم بنواتے تھے۔ چنانچہ کوفہ کے بیت المال کو روزبہ نامی ایک مشہور مجوسی معمار نے بنایا تھا۔ اور اس میں خسروان فارس کی عمارت کا مسالہ استعمال کیا گیا تھا۔

(ماخوذ از "خلفائے راشدین")

محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب یادگیری کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا تعزیتی ریزولیشن

رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ کہ محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب ابن حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان و تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کے سانحہ ارتحال کی اطلاع سے ہم جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان و تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کو بہت دکھ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب گو ایک لمبے عرصہ سے عارضہ دمہ بیمار تھے۔ لیکن یہ خیال نہ تھا کہ موصوف کا وقت مقدر آ گیا ہے۔ مرحوم ایک مخلص اور مخیر خاندان کے ایک ممتاز فرد تھے خاندانی اوصاف غریب پروری۔ خدمت دین۔ تبلیغ احمدیت قربانی میں سابقت ان میں موجود تھے۔

مرحوم گو بظاہر بوجہ علالت کمزور نظر آتے تھے لیکن دین کے معاملہ میں بڑے مضبوط اپنی رائے میں پختہ اور تنظیم جماعت کے لحاظ سے ایک کامیاب امیر تھے۔ اپنے علاقہ اور شہر میں وہ بڑے اثر و رسوخ والے اور معزز تھے۔ جملہ افراد جماعت پر ان کا کافی حد تک کنٹرول تھا۔ ان کے انتقال سے جہاں حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب کے خاندان میں ایک بڑی کمی نظر آ رہی ہے۔ وہاں جماعت ہائے ہندوستان اور مخصوصاً جنوبی ہند کے احمدیوں اور یادگیر کی جماعت میں ایک بڑا خلا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پُر فرما دے۔ آمین۔

ہم بذریعہ ریزولیشن ہذا مرحوم کے بڑے صاحبزادے مکرم سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب و دیگر جملہ افراد خاندان حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ اور افراد جماعت احمدیہ یادگیر سے اس سانحہ پر اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان و لواحقین اور ... افراد جماعت احمدیہ یادگیر کو اس صدمہ پر صبر کی توفیق دے۔ اور مرحوم کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے کر ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

اس ریزولیشن کی نقول افراد خاندان حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کو جماعت احمدیہ یادگیر اور احمدیہ پریس کو بھجوائی جائیں۔ اس اندوہناک صدمہ کی وجہ سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان ایک روز کے لئے بند رہے گئے۔ ریزولیشن نمبر ۱۷۶ / ۲-۸-۶۴ (غ۔ م۔)

تعزیتی ریزولیشن جماعت احمدیہ یادگیر

مورخہ ... اگست بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں بر وفات محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر تعزیتی جلسہ منایا گیا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی

ملنے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مورخہ ۲ اگست ۱۹۶۴ء بروز اتوار دوپہر کو حیدرآباد سے بذریعہ فون محترم حضرت سیٹھ محمد عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ کی وفات کی اندوہناک خبر سنی احباب جماعت میں رنج و غم کی ایک لہر دوڑ گئی ... تو ہم ممبران جماعت احمدیہ یادگیر کے لئے یہ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور اس سانحہ عظیم کو برداشت کرنے کی ہم اپنے آپ میں صبر و ہمت نہیں پاتے۔ مگر رضائے الٰہی پر سر تسلیم خم ... مومنوں کے شیوا کے مطابق "اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون" کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے غمزدہ دلوں کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ اسے خدا اے رحیم و کریم تو ہی ہمیں اس صدمہ عظیمہ کو برداشت کرنے کی قوت عطا فرما۔ آمین۔

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم دینداری ... مخیر، غریب پرور منتظم ... ایک جاں نثار خادم دین تھے آپ کی نمایاں خصوصیت آپ کی سادگی اور انکساری تھی۔ باہر سے آنے والا یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ آپ ہی سیٹھ محمد عبدالحی صاحب ہیں۔ خود بھی سادہ زندگی اور انکساری سے زندگی بسر کرتے تھے۔ بلکہ خصوصیت سے اپنے افراد خاندان اور عموماً احباب جماعت کو سادہ زندگی کی ہمیشہ تلقین فرمایا کرتے۔ اور کہتے کہ اپنی ضروریات سے بچا کر دین کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ خرچ کیا کریں۔ مالی جہاد میں پیش پیش رہتے تھے۔

محترم حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کے حلیم زبان ... نرم اور ... میں مسائب ... اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اور جماعت احمدیہ ... اکثر بیشتر دوست آپ کے احسانات کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔

بانی جماعت احمدیہ یادگیر لوح ... حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدیؓ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ یادگیر کی امارت کے فرائض آپ کے سپرد ہوئے۔ اور تا دم زیست آپ ہی کے سپرد رہے۔ نیز آپ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر بھی تھے۔ گو آپ ... کے پرانے مریض تھے۔ تمام جماعت کی تمام ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی سر انجام دیتے رہے۔ جماعت احمدیہ پر پورا کنٹرول رکھتے تھے۔ بحیثیت امیر کے آپ ایک کامیاب امیر تھے کسی نے سچ کہا ہے ؎

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم

جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

مختصر یہ کہ محترم حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کی زندگی اس شعر کی کامل تصویر تھی۔

جماعت احمدیہ یادگیر ایک عظیم الشان مخلص رہبر اور تجربہ کار شخصیت سے محروم ہو گئی یادگیر کی جماعت ہی نہیں بلکہ جنوبی ہند کی جماعتوں میں بھی ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جماعت احمدیہ یادگیر آپ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتی اور غمگین ہے۔ مگر صدق دل کے ساتھ آپ کو الوداع کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم سیٹھ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور آپ کی محترمہ اہلیہ صاحبہ اور صاحبزادوں و صاحبزادیوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل دے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں بھی آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں غمزدہ ممبران جماعت احمدیہ یادگیر

جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے خدمت خلق کا شاندار مظاہرہ

ماہ جولائی ۱۹۶۴ء میں یادگیر اور یادگیر کے اطراف واکناف میں ہیضہ کی وبا پھیل گئی تھی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی سالقہ روایات کے مطابق خدمت خلق کی غرض سے جماعت کے سرکردہ احباب نے مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دے کر جماعت کے سامنے پیش کیا۔ جماعت نے فوراً اس پروگرام پر لبیک کہتے ہوئے مال اور وقت کی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ یہ پروگرام حسب ذیل ہے:-

۱۔ بازار میں احمدیہ ریلیف سوسائٹی کا دفتر قائم کیا جائے۔

۲۔ مریضوں کو دواخانہ تک پہنچانے کے لئے ایمبولنس کار کا انتظام ہو۔

۳۔ شہر میں والنٹیر گشت کرتے رہیں۔ اور رپورٹ احمدیہ ریلیف سوسائٹی کے دفتر کو دیتے رہیں۔

۴۔ ہیضہ کے ٹیکے لگوانے کا انتظام کیا جائے۔

۵۔ مریض کو لاتے وقت اس کے گھر میں فنائل اور دیگر جراثیم کش ادویات کا چھڑکاؤ کیا جائے۔

۶۔ مختلف ادویات ضروریہ منگوا کر رکھی جائیں تا کہ حسب ضرورت کام آ سکیں۔

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء سے علی الصبح جماعت نے مندرجہ بالا پروگرام پر عمل شروع کیا۔ سب سے پہلے بازار میں احمدیہ ریلیف سوسائٹی کا دفتر قائم کیا گیا جس میں فنائل، ضروری ادویات اور اسپرے مشین وغیرہ رکھا گیا۔ اور ساتھ ہی ایک موٹر بطور ایمبولنس کار کے دفتر کے سامنے کھڑی کر دی گئی موٹر کے دونوں طرف احمدیہ ریلیف سوسائٹی کا بورڈ اردو اور انگریزی میں نمایاں طور پر لگایا گیا۔ جو آنے جانے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا۔ تا کہ ضرورتمند اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور خدام جماعت احمدیہ کے والنٹیر شہر کے مختلف محلوں میں گشت کرتے رہے۔ اور اپنی رپورٹ دفتر کو باقاعدہ دیتے رہے۔ جونہی کسی والنٹیر کے ذریعہ یا کسی اور ذریعہ سے کسی مریض کی اطلاع ملتی ایمبولنس کار کے ذریعہ اس کو دواخانہ سے رجوع کروا دیا جاتا۔ اور ساتھ ہی مریض کے گھر کو فنائل وغیرہ سے صاف کیا جاتا۔ اور دیگر ضروری ہدایات والنٹیر کی طرف سے مریضوں کو دی جاتی تھیں۔ یادگیر اور یادگیر کے اطراف دیہاتوں سے ۵۲ مریضوں کو لا کر دواخانہ میں زیر علاج رکھوایا گیا۔ اسی طرح احمدیہ ریلیف سوسائٹی کی طرف سے ۳۲۶ افراد کو ہیضہ کے انجکشن لگوائے گئے۔ دواؤں کے علاوہ ... مستحق مریضوں کو بطور امداد دیئے گئے۔

یہ پروگرام مورخہ ۲۸ جولائی کی شام تک دن رات چلتا رہا۔ جماعت کے بعض خدام نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بہت اچھے کام کا مظاہرہ کیا۔ اور دن رات اپنے آرام وغیرہ کا خیال نہ کرتے ہوئے برابر اپنا فرض ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ (آمین)

اکثر مسلم اور غیر مسلم احباب نے ہمارے اس خدمت خلق کے کام کو سراہا اور اچھے رنگ میں ہماری قربانی کا ذکر کیا۔ آخر پر تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول کرتے ہوئے ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرسلہ مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یادگیر

"وہ پسر موعود جس نے حضرت مسیح موعود کا جانشین بننا تھا میں ہوں"

(بقیہ صفحہ اول)

جو زمین اور آسمان کو پیدا کرنے والا ہے جس نے مجھے بھی پیدا کیا ہے اور میرے آباؤ اجداد کو بھی جس کی بادشاہت سے کوئی چیز باہر نہیں جس کا مقابلہ کرنا انسان کو لعنتی بنا دیتا ہے۔ اور دینی اور دنیاوی تباہیوں کا مستوجب بنا دیتا ہے۔ ہاں اسی وحدہٗ لاشریک خدا کی جو قرآن، اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خدا ہے قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میں نے اس وقت ہو رؤیا بیان کیا ہے وہ میں نے حقیقتاً اسی رنگ میں دیکھا تھا اور میں نے بغیر کسی قطع وبرید کے اور بغیر کسی زیادتی کے اس رؤیا کو بیان کرتے ہوئے کوئی لفظ بدل گیا ہو اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح مجھے یہ رؤیا دکھایا گیا۔ اگر میں اپنے اس بیان میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالےٰ مجھے جھوٹوں کی سزا دے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی مجھے دکھایا گیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ خود ایک نظارہ دکھا کر اپنے کسی بندہ کو ذلیل نہیں کیا کرتا۔

مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی ایسی خبر اب تک نہیں ملی کہ میرے ذمہ کوئی کام باقی ہے یا نہیں لیکن خواہ میری زندگی میں سے ایک منٹ بھی باقی رہتا ہو میں پورے یقین اور وثوق کے ساتھ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا دشمن خواہ کتنا زور لگا لے وہ اسلام کی تاریخ سے میرا نام نہیں مٹا سکتا۔ کیونکہ میں راستباز ہوں اور میں نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا کو یہ اطلاع دی ہے اپنی طرف سے کوئی بات بیان نہیں کی ہے۔ (المو عود صفحہ ۲۶ تا صفحہ ۲۷ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

میں حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کا نظیر ہوں

(۲) میں نے ایک عرصہ تک جماعت کے جذبات اور اس کے احساسات کا خیال رکھا اور باوجود دوستوں کی ناتجربہ کاری ان کی سیاست سے ناواقفیت اور دینی جماعتوں کے اصول سے نا واقف ہونے کے ہمیشہ ان کے مشورہ کو قبول کیا۔ اور اپنی کوتاہ نظری سے گرد و پیش کے حالات سے غلط طور پر متاثر ہو کر انہوں نے بعض مشورے دیئے تو میں نے ان کو بھی رد نہیں کیا۔ مگر اب وقت آگیا ہے کہ میں ایسے مشوروں کو قبول نہ کروں اور دوستوں کے جذبات اور ان کے احساسات کا خیال رکھے بغیر ان کو کھلے طور پر رد کر دوں۔ میں جانتا ہوں کہ درحقیقت بات یہی ہے کہ اب جو کچھ میں کہوں گا۔ اسی پر جماعت کا چلنا مفید اور بابرکت ہوگا۔ نہ اس راہ پر چلنا جس کو وہ خود اپنے لئے تجویز کرے۔ اگر خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ انکشاف کیا ہے کہ میں حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہوں تو درحقیقت اس کے یہی معنے ہیں کہ اب تمہاری ذمہ واری بحیثیت ایک شخص کے ہے بحیثیت جماعت جو ذمہ واری سمجھی جاتی تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔ اب میں خدا تعالےٰ کے سامنے اس کے دین کی اشاعت اور اسلام کے احیاء کے لئے ذاتی طور پر ذمہ وار ہوں۔ اس لئے اب مجھے جماعت کے مشوروں کی زیادہ پرواہ نہ ہوگی۔ اگر کسی معاملہ میں جماعت کی شدید رائے کو بھی رد کرنا پڑا تو میں اسے کھلے طور پر رد کردوں گا اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کروں گا کہ یہ وہ مشورہ ہے جو جماعت نے متفقہ طور پر دیا ہے۔ اب خدا کے سامنے میں صرف اپنے آپ کو ذمہ وار سمجھتا ہوں۔ اور میں اللہ تعالےٰ کے الہامات اور اس کی تائید کی روشنی میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا منشاء تھا یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس تعلیم کو لے کر دنیا میں مبعوث ہوئے۔ میں آئندہ یہی صرف اس آواز کو سنوں گا۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوگی۔ دوسرا کوئی لفظ میرے کان برداشت نہیں کر سکتے۔ میرا فرض ہے کہ اب میں اس کی طرف بڑھتا چلا جاؤں اور خواہ میرے سامنے کوئی بات کیسی ہی خوبصورت شکل میں پیش کی جائے اس کی پرواہ نہ کروں جبکہ میرا دل یہ گواہی دے رہا ہو کہ میں وہی کام کر رہا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام تھا اور میں وہی کام کر رہا ہوں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کام تھا۔ درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میرے زبان پر تصرف دینے کے معنے بھی یہی تھے کہ تم اس آواز کو سنو جو براہِ راست رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں کہیں اور تم اس آواز کو سنو جو براہِ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہیں کہیں کوئی شخص احمق کے یہ معنے نہ سمجھے کہ باوجود خدا تعالےٰ کے کلام اور اس کی نصوص قرآنیہ کے میں کوئی ایسا کام بھی کر سکتا ہوں جو اس کی تعلیم کے خلاف ہو۔ میرے اس بیان کے یہ معنے نہیں ہیں بلکہ میرے قول کا مفہوم یہ ہے کہ تمام نظروں میں حسنِ سچائی کی طرف جاتی ہیں اور غلطی کی طرف وہ بات جاتی ہے جو خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام کے خلاف ہوتی ہے۔ پس یہ نہیں کہ جو کچھ میں کہوں گا وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے منشاء کے خلاف ہو سکتا ہے بلکہ جو کچھ میں کہوں گا وہی خدا اور اس کے رسولؐ کے منشاء کے مطابق ہوگا۔ اور میرے مقابلہ میں جو کچھ دوسرا سمجھے گا۔ وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے منشاء کے خلاف ہوگا۔ مگر یہ چیزیں ساری کی ساری قیاسی اور وہمی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنی پاک جماعت کو ہمیشہ ایسی ٹھوکروں سے بچا لیتا ہے جو اس کے ایمان کو ضائع کرنے والی ہوں۔ جب میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں اور اس زمانہ کے لوگ ہیں جن کو خدا تباہ نہیں کیا کرتا۔ اور جبکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ باوجود اپنی ساری کمزوریوں اور نالائقیوں کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی تعلیم کی اشاعت کی ذمہ داری میرے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے تو میں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے کوئی ایسی بات نہیں کہلوائے گا جو خدا اور اس کے رسول کے منشاء کے خلاف ہو۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تم سے بھی کبھی اس بات کا انکار نہیں کرائے گا جو خدا اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ہو۔ آخر میں بھی اس کے قبضہ میں ہوں اور آپ لوگ بھی اس کے قبضہ میں ہیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء صفحہ ۳۰-۳۱)

میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے

(۳) "اے اہلِ لاہور! میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں میں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں۔ اس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دینِ اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا۔ اس کی آواز کو دبا دیا جائے گا۔ جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا، وہ رسوا کیا جائے گا، وہ تباہ اور برباد کیا جاوے گا۔ مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کردے گا۔ میں ایک انسان ہوں۔ میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ اے محمود میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہوں گے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعتِ اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا۔ اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہوگیا۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آگئے تو بے شک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔ لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو تمہارا کیا انجام ہوگا کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر بھی اسے قبول نہ کیا۔"

(تقریر جلسہ مصلح موعود ۱۹۴۴ء بمقام لاہور۔ الفضل ۸ ار فروری ۱۹۵۸ء)
(بشکریہ الفرقان ربوہ باب ماہ فروری ۱۹۶۱ء)

امانتِ بدر

میرے زیرِ علاج ایک مریض تھا جس کی شفا کے بعد اخبار بدر ایک سال کے لئے بطور تحفہ لِلّٰہ جاری کرنے کی نیت کی تھی۔ لہٰذا اب بفضلِ خدا مریض کافی حد تک شفایاب ہوا ہے۔ ابھی کچھ کمزوری باقی ہے۔ وہ بھی کم ہونے کے لئے آپ بھی دعا فرمائیں۔ اس سلسلہ میں ایک سال کے اخبار بدر کا چندہ آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ آپ جہاں مناسب سمجھتے ہیں ایک سال کا اخبار بدر جاری فرمائیں۔ احبابِ جماعت کو السلام علیکم اور درخواست دعا۔

خاکسار قریشی محمد نذیر نائب صدر جماعت احمدیہ تیمار پور

درخواست دعا۔ مکرم ابوالطاہر صاحب وکیل برہ پورہ بھاگلپور ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں خدا کے فضل سے پہلے سے ان کی طبیعت بہتر ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔ موصوف ایک مخلص نوجوان ہیں دعا کی جائے کہ وہ پورے طور پر صحت یاب ہو کر اپنا کام اچھی طرح کر سکیں تا اپنے چندہ جات اور دیگر دین کی خدمت کر سکیں۔ آمین۔

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری دنیل برہ پورہ بھاگلپور

شذرات!

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

خلیج ٹونکن کی جنگ

امریکی بحریہ کے ساتویں فلیٹ نے خلیج ٹونکن میں شمالی ویٹ نام کے خلاف جس طاقت و قوت کا مظاہرہ کیا اس سے اور کچھ فائدہ ہویا نہ ہو۔ عالمی سیاست میں ایک تموّج کی کیفیت ضرور پیدا ہو گئی ہے۔

یہ بات ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ابھی صدر جونسن کا ستارۂ اقبال عروج پہ نظر آتا ہے۔ سینیٹر گولڈ واٹر نے انتخابی مہم کے لئے جو کھلی جنگ چھیڑی تھی وہ یہ بھی کہ ڈیموکریٹک پارٹی کمیونزم کے مقابلہ میں کمزوری کا اظہار کر رہی ہے۔ لیکن اس تازہ واقعہ نے یہ ثابت کر دیا کہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ اور ڈیموکریٹک پارٹی کمیونسٹوں کے مقابلے میں بالکل شمشیر بے نیام ہے۔

اس واقعہ سے ڈیموکریٹک پارٹی کو خوشی ہوئی ہے۔ تو یقیناً مسٹر گولڈ واٹر کو کچھ تردد ضرور ہوا ہوگا۔ جو کہ انتخابی مہم کی ایک محاذ پر ان کا زور ٹوٹ گیا۔

اس صورت حال سے روس سمیت تمام آزاد دنیا کو بھی خوشی ہوئی ہوگی۔ جب سے سینیٹر گولڈ واٹر ری پبلکن پارٹی کی طرف سے صدارت کے لئے امیدوار نامزد کئے گئے ہیں روس اور برطانیہ وغیرہ ممالک کے طوطے اڑ گئے ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی سرد اور گرم جنگیں جو ادھر ادھر ہو رہی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر شبہ ہوتا ہے کہ شاید "فری اسٹائل" ڈھب کی ملی جلی کشتیاں ہیں۔ سینیٹر گولڈ واٹر ایسے داؤ پیچ کا قائل نہیں۔ وہ بیچارہ قدامت پسند کہلاتا ہے۔ اور اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ جب اکھاڑے میں اترتے ہو تو مقابل کو پچھاڑو۔ ان کی نامزدگی سے روس، برطانیہ وغیرہ کو خوف ہوا کہ اب ملی جلی کشتی کا زمانہ گیا۔ اب تو پیچ پر پیچ بخشی دینے والا دنگل ہی آ رہا ہے۔ لیکن اب جو خلیج ٹونکن میں امریکہ نے جارحانہ اقدام کیا ہے۔ اسے دیکھ کر تو مسٹر خروشچیف بھی شمالی ویٹ نام کو دھمکی دینے پر ہوں گے۔ کچھ بھی ہو امریکہ میں ری پبلکن پارٹی کا زور تو کم ہوا۔ اور گولڈ واٹر کی کامیابی زیادہ غیر متوقع ہوگئی۔

امریکی مسلح افواج

۴ر اگست کو صدر جانسن نے شمالی ویٹ نام کے خلاف محدود کارروائی کا حکم دیتے ہوئے امریکہ میں ٹیلیویژن پر اپنی قوم کو جو خطاب کیا۔ ان کا ہر جملہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ امریکہ نشۂ طاقت میں بالکل مخمور ہے یہ جہاں انہوں نے صدر مملکت سے زیادہ کمانڈر انچیف کی حیثیت سے دیا ہے۔ ان کا یہ جملہ کہ "امریکی مسلح افواج کی طاقت بہت بیجا اور دہلا دینے والی ہے" بالکل صحیح ہے۔ اس وقت ساری دنیا یہ محسوس کرتی ہے کہ امریکہ اگر چاہے تو کسی وقت "صور قیامت" پھونک سکتا ہے۔ اور آناً فاناً دنیا کی ہر چیز ریزہ ریزہ بنا کر اڑائی جا سکتی ہے۔ لیکن ذرا کوئی امریکہ سے بھی یہ پوچھے کہ آخر ایسی دہلا دینے والی طاقت جمع کرنے کی اس کو کیا ضرورت ہے اور اس کے ساتویں بحری بیڑے کو اپنے ساحل سے ہزاروں میل دور دراز چکر لگاتے رہنے کا کیا حق ہے؟ وہ سیٹو اور سنٹو کے خلاف بنا کر ہر ملک کے معاملے میں مداخلت کیوں کرتا رہتا ہے۔ وہ امن عالم قائم کرنے کا مدعی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہی اس وقت امن عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ بنا ہوا ہے۔

روس جو دنیا کے اسٹیج پر کندۂ ناتراش کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی بے ڈھنگی کارروائیوں کو ہم اور دوسرے سبھی ملامت کرتے رہتے ہیں۔ لیکن امریکہ جو تہذیب و تمدن کا علمبردار اور آزادی کا حامل ہے۔ آخر اس کی لغزشوں اور زیادتیوں پر ہم اس کی ملامت کیوں نہ کریں۔

آنجہانی صدر کینیڈی کے عہد صدارت میں دنیا کیوبا کا بحران دیکھ چکی ہے۔ وہ ابھی جنگ کا بگل پھونکنے پر بالکل تیار تھے ہمارے فوجی آفیسر راکٹ اور میزائل کے بٹنوں پہ انگلی دھرے چوبیس گھنٹے بیٹھے رہتے تھے۔ کہ وائٹ ہاؤس سے سگنل موصول ہو۔ تو بٹن دبائیں۔ اور آناً فاناً روس اور کیوبا خاک کا ڈھیر بن جائیں۔ بھلا ایسی محیر العقول طاقت کی کیفیت بیان کرنے کے لئے ہم کون سا لفظ استعمال کریں۔ سوائے اس کے کہ اس کو "صور قیامت" کہیں۔ افسوس ہے کہ امریکہ ہر وقت یہ صور پھونکنے پر تیار رہتا ہے۔ امریکہ نے ۱۹۴۵ء میں دو ایٹم بم جاپان پر گرائے تھے۔ یہ دلدوز واقعہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ امریکہ اپنے حریف سے انتقام لینے میں بڑا بے رحم ہے۔ اور جو اس ملک کا حال ہے جو کہ آزادی کا علمبردار۔ انسانی حقوق کا محافظ اور آدھی دنیا کی سلامتی کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔

شہری حقوق

صدر جونسن کا یہ کارنامہ قابل تحسین ہے کہ ان کے عہد صدارت میں "شہری حقوق کا بل" منظور ہو گیا۔ اس بل کا براہ راست تعلق امریکی نیگرو وں سے ہے۔ جو امریکہ کی آبادی کا ۱/۱۰ حصہ ہے۔ یعنی ان کی تعداد لاکھوں سے امریکہ میں پانچ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ یہ سُن کر تعجب آتا ہے۔ ایک شریف انسان پانی پانی ہو جاتا ہے۔ امریکہ جیسے ملک میں انسانوں کی اتنی بڑی تعداد ابھی تک شہری حقوق سے محروم تھی۔ اکبر الٰہ آبادی نے کتنا اچھا کہا ہے

دیکھیے گا کلک حسرت دنیا کی سیر کو میں
اندھیر ہو رہا ہے بجلی کی روشنی میں

اور اس سے تاریک تر پہلو وہ ہے جو اب منظر عام پر آ رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ امریکی نیگرو کا یہ حال محض اقتصادی بدحالی کے باعث ہے۔ امریکہ جہاں کے متعلق اقتصادی بدحالی کا تصور بھی محال معلوم ہوتا تھا۔ وہاں کی آبادی کا ۱/۵ حصہ نہایت لرزہ خیز افلاس و غربت کا شکار نکلا۔ ان کا بیشتر حصہ جو خوراک، گھر اور دوسری ضروریات زندگی سے محروم ہے۔ ٹیلیویژن سٹ تو دور کی بات ہے ان میں سے اگر کسی کا گھر ہے تو اس میں بجلی کی روشنی نہیں۔ وہ اندھیرے میں رہتے ہیں۔ یا پھر دیا جلاتے ہیں۔ یہ ہے وہ امریکی تہذیب کا تاریک پہلو۔

روس کی خاموشی

روس جو پہلے مہینے تین چار مرتبہ شیر کی طرح دھاڑتا اور ہاتھی کی طرح چنگھاڑتا تھا۔ آجکل اس کی بولتی بند معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس کے چھوٹے بھائی صاحب یعنی مسٹر چو این لائی نے ان کا ناطقہ بند کر رکھا ہو۔ اس کے سائنسدان بھی خلائی پرواز میں کوئی جدت نہیں دکھا رہے۔ اس نے زراعت کے میدان میں بھی بڑی شکست کھائی ہے۔ اور پانچ کروڑ ڈالر یو۔ این۔ او کے چندے کی رقم روک کر اپنے وقار کو بہت صدمہ پہنچایا ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود ہم کو اس قوم سے محبت ہے۔ چونکہ خدائی بشارت کے مطابق اس ملک میں جماعت احمدیہ ریگ کے ذرات کی مانند پھیلنے والی ہے۔

ماہ اگست

معلوم نہیں کہ ماہ اگست کا رشتہ کس خونی ستارے سے ہے۔ یہ مہینہ آیا اور عالمی سیاست میں ہلچل مچی۔ خلیج ٹونکن میں امریکی اقدام سے ابھی دنیا پریشان تھی کہ قبرص پر ترکی کی بمباری کی خبر آ گئی۔ اور عالمی سیاست دانوں کو صدمہ پر صدمہ پہنچا یا تقریر و تحریر کے لئے موضوع پہ موضوع مل گیا۔

یہی حال ہمارے ملک بھارت کا ہے۔ ہم لوگ تو تشدد کے قائل نہیں۔ لیکن جنگ و جدال تو انسان کی فطرت میں ہے۔ ہم لوگوں نے لڑائی کے لئے عدم تشدد کا ہتھیار منتخب کیا ہے۔ اور اس سال کے ماہ اگست میں اس جنگ کے لئے جو حربہ اختیار کیا تھا وہ "بند" قسم کی ہڑتال ہے۔ گجرات بند ہڑتال کے بعد ۱۲ر اگست کو مہاراشٹر "بند" ہڑتال ہوئی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ یہ ہڑتال امن و سکون سے ختم ہو گئی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بدات کے ۱۲ بجے جس وقت ہڑتالیوں نے اپنے گرید اور نعروں سے ہڑتال کے آغاز کا اعلان کیا۔ ٹھیک اسی وقت آسمان نے بھی غریبوں کے دل کا حال پر رونا شروع کیا۔ اور اس طرح ثبوت پیش کر دیا کہ اگر دوسرا مہر ہوتا تو جل تھل ہو جاتا۔ ہڑتالیوں پر جو زبردست چھینٹیں پڑ رہی تھیں۔ اس سے طبیعت ذرا بجھی بجھی سی رہی۔

مہاراشٹر بند کے اس ہڑتال میں شہر بمبئی کے گیارہ لاکھ مزدوروں نے حصہ لیا۔ ملوں اور فیکٹریوں کے بند رہنے کے باعث ملک کا ڈیڑھ کروڑ کا نقصان ہوا۔ خیر یہ اعداد و شمار تو ہڑتالی لیڈر مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور وہ ایسے ایسے چھوٹے خساروں کو کب خاطر میں لانے لگے۔

اب خبر گرم ہے کہ ستمبر میں "بھارت بند" ہڑتال ہوگی۔ یہ ہڑتالیں عوامی مقصد کے لئے ہو رہی ہیں۔ اس لئے عوام کو ہمدردی کا فرض ہے لیکن ساتھ ہی سنجیدہ حضرات یہ سوچ رہے ہیں کہ اس ملک گیر وبا کا انجام کیا ہوگا۔ اور کیا اس ذہنیت کے ہوتے ہوئے کسی وزارت کو ملک میں استقلال حاصل ہوگا؟

فلکی مشاہدات اور شعراء کرام

خدا بھلا کرے ان فلکی مشاہدات کا۔ بارے شعراء کرام آج تک نہایت ذوق و شوق سے معشوقوں کے چہرۂ زیبا کو چاند سے تشبیہہ دیتے چلے آ رہے تھے۔ ماہ رو۔ ماہ پیکر۔ ماہ وش۔ ماہ جبیں نہ معلوم اور کتنی اصطلاحیں چاند کو دیکھ دیکھ کر وضع کی گئیں۔ مگر اب چاہیئے کہ تمام شعراء "گلیلو" کی جان کو روئیں۔ جس نے دوربین ایجاد کر کے چاند کے حسن کا پردہ چاک کر دیا۔ چاند میں اب کوئی لطافت نظر آتی ہے نہ حسن و زیبائی۔ وہ تو ایک اجڑا دیار ہے۔ اس میں بڑے بڑے غار اور خندقیں ہیں۔ وہ حرارت زمین سے بہت زیادہ ہے۔ اور غضب یہ کہ وہاں ہوا بھی نہیں۔ وہاں نہ گیسوئے مشکبو کو ہوا چھیڑنے آئے گی۔ نہ راز و نیاز کی باتیں ہو سکیں گی۔ وہاں نہایت ہولناک و لرزہ خیز غار بھی ہیں۔ بعض شعراء نے معشوق کے چاہ ذقن میں ڈوب مرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ یہاں تو ان کی یہ مراد پوری نہیں ہوئی۔ لیکن ایسے شعراء کرام سے میری یہ عرض ہے کہ اگر اب بھی یہ تمنا ہے تو چاند پر جانے کے لئے سب سے پہلے آپ لوگ ہی سیٹ ریزرو کرائیں۔ وہاں آپ حضرات کو ایسا چاہ زنخداں ملے گا کہ اگر سب مل جل کر ایک ساتھ ہی اس میں ڈوبنا چاہیں گے۔ تو نہایت آرام سے ڈوب سکیں گے۔

پیغمبر ہفتم کے اخراجات

خبر آئی ہے کہ "پیغمبر ہفتم" کے بنانے، اڑانے، کنٹرول کرنے اور تصاویر حاصل کرنے میں ۲ کروڑ ڈالر خرچ آئے۔ یہ ہے وہ صنوانوں کا کھیل۔ مشہور ہے کہ جب ہندوستان کے نوابوں اور

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے موضوع پر

جماعتہائے احمدیہ بھارت میں جلسوں کا انعقاد

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ وادیٔ پونچھ میں مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب نانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ کے زیر اہتمام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ پر جلسہ کا پروگرام ۲۴ پ ۶۲ کو بعد نماز جمعہ احمدیہ بلڈنگ۔ مسجد فضل میں منعقد کیا گیا

حسب پروگرام تمام شہر میں اشتہار لگائے گئے۔ منادی کرائی گئی۔ معززین حضرات اور افسران کو دعوتی کارڈ بھیجے گئے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک چار بجے زیر صدارت مکرم جناب میر غلام محمد صاحب ممبر پارلیمنٹ ہند شروع ہوئی۔

"تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی نعت زہد گاچو (کشتان) خوش الحانی سے مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب نانی نے پڑھی عزیز حفیظ احمد اور ہمارے چوہدری شمس الدین صاحب نوسالی نے بھی نعت خوانی کی۔

پہلی تقریر مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب نانی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی (رواداری) کے موضوع پر کی آپ نے پندرہ منٹ عوام کو اپنے خیالات سے روشناس کیا اور قومی یکجہتی امن اور اتحاد پر بھی زور دیا۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ نے پندرہ منٹ کی۔ آپ نے قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین کی تشریح کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود اُمی ہونے کے قرآن کریم کے ذریعہ اصول اور قواعد دُنیا کے سامنے پیش کئے۔ جو بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہیں۔ اور جو اس ضابطہ حیات پر عمل کرے گا وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے گا۔

تیسری تقریر مکرم مسٹر نذیر حسین صاحب رئیس انسلم پونچھ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر اور ہستی باری تعالےٰ کے موضوع پر سائنٹفک طریق پر بیس منٹ تک کی۔ آپ نے بہت مثالیں دے کر عوام کو مستفیض کیا چوتھی تقریر مکرم مولوی عبد الباقی صاحب اہلحدیث کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ہوئی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسوانح کے بعض واقعات پیش کئے اور کہا کہ مسلمانوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم چھوڑ دی ہے۔ جو افسوسناک بات ہے انہیں اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ پانچویں تقریر خاکسار کی (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم) کے موضوع پر ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم کی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے امن۔ [illegible]۔ قومی یکجہتی اور رواداری محبت۔ اخوت پیش کی۔ خاکسار نے پون گھنٹہ تقریر جاری رکھتے ہوئے (حضرت باوا گورو نانک اور اسلام) کے موضوع پر بھی روشنی ڈالی۔ خاکسار نے وان امة الا خلا فیھا نذیر کی تشریح کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ اسلام ہر مذہب کے بزرگوں کی عزت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور عالمگیر مذہب ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنی نوع کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔

آخری تقریر صاحب صدر نے کی۔ اور اس کے بعد مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب نانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست کیا گیا۔

اس جلسہ کا نیک [illegible] مفید اثر رہا۔ چنانچہ جلسہ کے بعد مختلف تعلیمی طبقہ کے احباب دار التبلیغ میں آکر سوال و جواب کرتے رہے۔

خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ پونچھ

جماعت احمدیہ بنگلور

مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۶۲ء دار الفضل میں زیر صدارت الحاج بی۔ ایم۔ عبد الرحیم صاحب سیرت النبی کا جلسہ ۷ بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت داؤد احمد صاحب نے کی۔ محمد نصیر اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہر شخص کو ہر معاملہ میں بلکہ ہر ہر قدم پر اسوۂ رسول کریم صلعم کو اپنانا چاہیئے۔ اس لئے کہ حضور اکرم ہر اس حالت میں سے گذر چکے ہیں۔ جو ایک انسان پر کسی بھی وقت ممکن ہے۔ جب سے دُنیا قائم ہوئی ہے کسی فرد واحد کو ان تمام حالات میں سے گذرنا نہیں پڑا جس طرح حضور اکرم کو گذرنا پڑا اسی لئے آپ کو انسانِ کامل کہا جاتا ہے۔ محمد اسد اللہ صاحب نے شانِ خاتم النبیین پر اپنی تقریر

مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ رانچی میں

بکالو سلسلہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل دو یوم کے لئے رانچی تشریف لائے ہوئے تھے آپ کی موجودگی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مورخہ ۲۸ر جولائی ۱۹۶۲ء سیدمنٹ زمنشاء سیرت النبی کے جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ اہتمام سرکردہ احباب و علماء کرام رانچی سے بالمشافہ [illegible] دعوت شرکت دی گئی۔ علاوہ ازیں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تمام شہر و مضافات میں منادی بھی کرائی گئی۔ باوجود اس کے کہ یہ جلسہ خالص سیرت رسول پاک پر کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر حق کے دشمن [illegible] اپنی گندی ذہنیت کا اظہار کئے بغیر رک نہیں سکتے۔ چنانچہ مسجدوں میں اُن کی طرف سے یہ اعلان کروایا گیا کہ کوئی درست قادیانیوں کے جلسہ میں شریک نہ ہو۔ مگر سعید فطرت لوگ شریک ہوا ہی کرتے ہیں۔

برسات کی وجہ سے موسم ابر آلود تھا۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی تاہم مشتاقین جلسہ شریک ہو ہی گئے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق ۸½ بجے شب "آشیانہ" بمکان الحاج سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ جلسہ [illegible] کارروائی شروع کی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے ایک دلآویز پیرائے میں تقریر شروع فرمائی۔ اور کچھ ایسے ڈھنگ میں آنحضرت صلعم [illegible] کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی کہ باوجود بارش کے لوگ شریک جلسہ ہوتے رہے [illegible] باہر بھی اطراف و جوانب میں سڑکوں پر کھڑے سنتے رہے آپ نے آنحضرت صلعم [illegible] وسوانح کو بیان کرکے احباب کو توجہ دلائی کہ مسلمان رسول پاک کے اسوۂ حسنہ صحابہ کرام [illegible] کے نقش قدم پر چل کر ہی فائز المرام ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول پاک کی سیرت [illegible] کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ امتِ محمدیہ عملی [illegible] اپنا کردار ادا کرے تب ہی وہ مظفر و منصور ہو سکتی ہے۔

آپ کی تقریر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک پوری روانی کے ساتھ [illegible] بجے بعد دعا جلسہ برخواست کیا گیا۔ اور حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی [illegible] دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بہتر نتائج رونما فرمائے اور بہتر رنگ میں خدمت دین [illegible] بخشے۔ آمین۔

اس موقعہ پر میں اُن تمام احباب کا شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے [illegible] کے رنگ میں اعانت فرمائی اور اس مبارک مجلس سے مستفیض ہوئے۔ آخر میں محترم خان بہادر الحاج سید محی الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ رانچی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں جو ان دنوں بیمار ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں شفا سے عاجلہ عطا فرمائے اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔

خاکسار سید بدر الدین احمد عفی عنہ معلم وقف جدید رانچی

میں بتایا صرف احمدی عقائد کے مطابق ہی شانِ خاتم النبیین ظاہر ہوتی ہے۔ اور ہمارے مخالفین جو معنے کرتے ہیں اس سے نعوذ باللہ حضور کی ہتک ہوتی ہے۔ سید عمری بلقصہ پر جو عزیز بشارت احمد نے بزبان انگریزی حضور اکرم کی سوانح پر مختصر مضمون سنایا۔ اس مضمون اور انداز بیان (ربط ظاہر) پر تمام حاضرین نے خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے مرحبا جزاکم اللہ کہا۔ بعدہٗ جناب محمود احمد صاحب مالاباری نے غزلی نعمت حضرت مسیح موعودؑ کو پڑھی اور ترجمہ فرمایا۔ داؤد احمد صاحب نے بزبان انگریزی مضمون پڑھا۔ جو حضور اکرم کی پیدائش سے وفات تک کے سوانح پر مشتمل تھا۔ محمود احمد صاحب نے بھی اردو زبان میں مضمون سنایا۔ بی۔ ایم نثار احمد صاحب نے در ثمین سے ایک نعت ترنم سے سنائی جو بہت پسند کی گئی۔ بعدہٗ محمد ظفر اللہ صاحب نے اپنا مضمون سنایا۔

مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب نے سیرۃ النبی کے بعض واقعات دلنشین انداز میں بیان فرمائے۔ صاحب صدر نے بھی در ثمین سے ایک نظم پڑھی۔ آخری تقریر مکرم مولوی محمد امام صاحب فاضل نے فرمائی۔ جس میں سیرۃ طیبہ کے واقعات پیش فرماتے ہوئے احباب کو اسوۂ نبی کریم کو اپنانے کی تلقین کی۔ آخر میں صدر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔

خاکسار مرزا عبد الرحمن بیگ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ بنگلور۔

ولادت

مکرم محمود احمد صاحب مبشر دروغی کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۴ ۶۲ کو پوتا فرزند عطا فرمایا ہے۔ منور احمد نام تجویز کیا گیا ہے احباب نومولود کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِہَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِہٖ

(ترجمہ) پس چلو اس زمین کے کناروں میں اور اس کے رزق میں سے کھاؤ

ایک احمدی کا سائیکل پر ۰۰۔۶۳۲ میل کا تبلیغی سفر

موضع کنڈورہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کے باشندہ ذرشی محمد حنیف قمر صاحب علوی مارچ ۱۹۱۹ء میں جناب مرزا محمود اشرف صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ (ابن جناب مرزا منشی جلال الدین صاحب بلانوی) کے ذریعہ قادیان آ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ ۱۹۲۳ء سے شروع کر کے ۷ر نومبر ۱۹۶۲ء تک قریباً ۴۰ سال میں بائیسکل پر انڈیا اور پاکستان اور آزاد کشمیر میں آپ ۰۰۔۶۳۲ میل تبلیغی سفر کر چکے ہیں۔ ان کی عمر اب ۶۶ برس کی ہو چکی ہے۔ تقریباً ۴ ہزار شہر و دیہات میں تقریباً ۴۰ ہزار کتب و رسائل تقسیم کر کے فضائل اسلام پر ہزارہا لیکچر دے چکے ہیں۔

وہ ایک طرف جگن ناتھ پوری تک پہنچے۔ پھر ضلع بالاسور کی بندرگاہ چیساندبالی اور چاندی پور میں اُترے۔ اور بنگال کے ۲۴ اضلاع کے کناروں میں جا کر آسام کے علاقہ میں بھی گئے۔ پنجاب کے بیس اضلاع میں پھر کر براستہ پشاور۔ کوہاٹ۔ ٹل اور پاڑہ چنار سے آگے قلعہ خرلاچی تک جو افغانستان کی سرحد پر ہے گئے۔ پھر ایبٹ آباد کی شاہراہ سے بالاکوٹ اور گڑھی حبیب اللہ کے راستے مظفر آباد اور پھر کوہالہ کے راستے کوہ مری اور راولپنڈی آئے اور اس طرح متفرق آبادیوں میں پیغام پہنچاتے رہے ہیں۔

علاقہ ملکانہ میں چار سال فرینا اور اضلاع کا دورہ کر کے آریوں کے پراپیگنڈا کا مقابلہ کیا۔ اور ملکانہ قوم کے نو مسلموں کو اسلام کی تعلیم دی۔ ہندوستان کے کئی مقامات پر قریباً ایک درجن اسلامی مکتب قائم کرائے۔ اور قریب دو درجن بنگال اور اڑیسہ کے طلباء کے لئے دینی تعلیم کا انتظام کیا۔ جن میں سے قریباً نصف طلباء اب باقاعدہ اپنے علاقوں کے مبلغ ہیں۔

وہ بے ماہ اخرصہ بھی آنریری طور پر سیاحت کر کے تبلیغ کرتے رہے۔ کتابت کے پیشہ سے (بذیادہ تر) وہ اپنی روزی خود کماتے ہیں۔ اور کسی ادارے پر اس کا بوجھ نہیں۔

ان کا یہ نمونہ تمام مسلمانوں اور بالخصوص احمدی نوجوانوں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم مجھے اجازت دیجئے دنیا میں گھومنے کی آپؐ نے فرمایا میری امت کا گھومنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے۔

(ابو داؤد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

(۱) "اگر ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر گھر پھر کر دین حق کی تبلیغ کریں"

(ب) "اگر خدا تعالیٰ انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں۔ اور اسی تبلیغ میں ہی زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جائیں"

(ملفوظات از الفضل ۱۷/۲۸)

(ج) "کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور ایمان ہوتا ہے۔ کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے وہ بیشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک جا پہنچے ہوں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں"

(از کتاب پیغام صلح صفحہ ۲۱)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں"

(مسیح اسلام صفحہ ۲۴)

اسی طرح خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"مبلغ ایسے ہونے چاہئیں جو دین کے لئے ہر وقت قربان ہونے کے لئے تیار ہوں۔ وہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لٹو کی طرح چکر لگائیں۔ اور مبلغ وہ ہے کہ اُسے کچھ ملے یا نہ ملے اس کا فرض ہے کہ تبلیغ کا کام کرے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۲۱)

ان ارشادات کی روشنی میں اس امر کی ضرورت ہے کہ احمدی نوجوان باہر نکلیں اور مختلف علاقوں اور ممالک میں اپنے طور پر سفر کر کے پیغام حق پہنچائیں۔

(محمود الیاس ٹوپی تحصیل صوابی ضلع مردان)

(الفضل ۱۷/۶۲)

پونچھ میں یوم عید میلاد النبی صلعم کی مبارک تقاریب میں

احمدی مبلغین کی تقاریر

امسال عید میلاد النبی صلعم کے موقعہ پر وادئ پونچھ میں اتفاق کمیٹی ضلع پونچھ کی طرف سے قبل از وقت سیرت کمیٹی قائم ہوئی۔ جس میں مکرم میر غلام محمد صاحب ممبر ہند پارلیمنٹ مکرم خواجہ محمود صدیق صاحب ثانی صدر جماعت احمدیہ۔ مکرم غلام محی الدین صاحب وغیرہ چنے گئے۔ مکرم میر غلام محمد صاحب کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ آنمکرم موصوف نے حسن احسن طریق پر اور جذبہ خلوص سے اپنے فرائض انجام دیئے اور با لحاظ مذہب و ملت جس رواداری کا ثبوت دیا اس کا اثر ہر ذی شعور کے دل و دماغ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے نوجوان کو مزید خدمت دین کا موقعہ عطا فرماتے۔ مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ثانی سیرت کمیٹی کے جوائنٹ سیکرٹری تھے۔

اجلاس کا انعقاد جامع مسجد پونچھ میں ہوتا رہا۔ اور باقاعدہ پروگرام اور تنظیم کے مطابق روزانہ جلوس پریڈ گراؤنڈ سے چل کر ملک شگاف نعروں کے ساتھ جامع مسجد میں پہنچتا رہا۔ اور مقررین صاحبان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر اپنے خیالات عوام کے سامنے پیش کرتے رہے۔ اس دوران میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ان تقاریب میں مقررین شامل ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کرتے رہے۔ اور احمدیہ جماعت کے جملہ افراد ان تقاریب میں حصہ لیتے رہے۔ خلاصہ رپورٹ درج ذیل ہے:-

چنانچہ حسب پروگرام مورخہ ۲۰/۶۲ کی تقریب میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ثانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ نے نعت شریف پڑھی۔ اور خاکسار نے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کی تشریح کرتے ہوئے دنیا کے محسن اعظم کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی اور اپنے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چیدہ چیدہ واقعات پیش کئے۔ خاکسار کی تقریر بیس منٹ تک ہوئی۔

دوسرے دن بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بیس منٹ تقریر کی جس کا عوام پر اچھا اثر ہوا۔

تیسرے دن یعنی ۲۲/۶۲ کو اوقاف کمیٹی ضلع پونچھ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلعم پر صبح نو بجے منعقد ہو کر تین بجے ختم ہوا۔ اس جلسہ میں دکلا، آفیسر صاحبان اور ہندو سکھ غرضیکہ ہر طبقہ کے دوست تشریف لائے۔ اس جلسہ میں خاکسار نے "ہمارا رسول غیروں میں مقبول" کے موضوع پر آدھ گھنٹہ تقریر کی اور عقیدت مند غیر مسلم احباب کے حوالہ جات پیش کئے۔ مکرم صدر جماعت احمدیہ کی تقریر دس منٹ ہوئی اور ہمارے دو بچوں حفیظ احمد صاحب اور عبد الحق صاحب پسران محمد صدیق صاحب ثانی نے نظم "وہ پیشوا ہمارا" خوش الحانی سے پڑھی۔ اسی دن شب کی تقریب میں خاکسار نے تلاوت قرآن کریم اور صدر جماعت احمدیہ نے نعت اور مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ نے ۵۰ منٹ "کامل ضابطۂ حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔

والسلام خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ پونچھ

رہنجر ہفتہ کے اخراجات

(بقیہ صفحہ ۸)

مہاراجوں کے گھر دولت کا انبار لگ گیا۔ تو ان میں سے بہتوں نے دولت لٹانے کیلئے گڈے اور گڑیا کی بیاہ رچانی شروع کر دی دعوت نامے تقسیم ہوتے۔ دھوم دھام سے بارات نکلتی سامان جہیز دیا جاتا۔ پر تکلف کھانے کھلائے جاتے۔ اس طرح دولت لٹا کر جی بہلایا جاتا۔ بڑے بیوقوف تھے وہ لوگ۔ اگر وہ دانا اور دور اندیش ہوتے تو راکٹ نہیں تو کم سے کم اُڑن کھٹولا بنانے کی کوشش کرتے۔ دولت کا دوسرا مصرف انہیں نظر آتا تھا نہ انہیں نظر آتا ہے۔ ملک کا غریب طبقہ طبی و تعلیمی ضروریات۔ خوراک و رہائش کے مسائل بالکل غیر ضروری مسائل ہیں ان پر دولت کیوں خرچ کی جاتے۔ یو۔ این۔ او دنیا کی ترقی یافتہ ممالک سے اپنی آمدنی کا صرف ایک فیصد ترقی پذیر یا پسماندہ ممالک کے لئے مانگتی ہے۔ مگر یہ بھی دولت کا کوئی صحیح مصرف ہے؟ ان کی اقتصادی بدحالی دور کر کے کیا ہوگا۔ راکٹ مصنوعی سیارے اور خلائی جہاز بنائیں گے تو دنیا پر دھاک بیٹھے گی۔ لمن الملک الیوم کا ڈنکا بجانے کا موقعہ ملے گا۔ مزہ تو فرعون کے تخت خدائی میں ہے خصائے کلیم میں کیا دھرا ہے؟

درخواست دُعا مبلغ پچاس روپے قیمت اخبار بدر سات یتیموں کے لئے برائے ایک سال بھیج رہا ہوں۔ اس خوشی میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ میرے لڑکے عزیز ناصر احمد طول عمرہ کے گھر میں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز نو مولود و دیگر عزیزان کو خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو اور خاندان کا نام روشن کرنے والا ہو۔ با اقبال اور عمر دراز ہو۔ آمین۔ خاکسار محمد یوسف باآنی کلکتہ ۱۳

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

ارشادات

" دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا اُنہوں نے دین کے لئے کیسی کیسی قربانیاں کیں۔ جیسے ایک مال دار نے دین کی راہ میں اپنا سارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنے مرغوب ٹکڑوں سے پُر زنبیل پیش کر دی اور ایسا ہی کئے گئے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آگیا۔ مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل نہیں۔ سو اے لوگو اگر تم میں راستی کی رُوح ہے تو میری اس دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سُنکر کیا جواب دیتے ہو۔"

" دُنیا میں آج تک کون سا سلسلہ ہُوا ہے جو خواہ دُنیوی جثیت سے ہو یا دینی سے بغیر مال چل رکا ہے۔ دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ یہ عالم اسباب ہے۔ اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے۔ پس کس قدر بخیل اور ممسک ہے وہ شخص جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنےٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے خبر دار کرو اور ہر ایک بھائی کو چندہ میں شامل کرو یہ موقعہ پھر ہاتھ آنے کا نہیں۔"

" اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائیگا جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

سیدنا حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جملہ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات میں نہ صرف سو فیصدی وصولی لازمی چندہ جات اور بقایا جات کے لئے مؤثر کارروائی کر کے سہ ماہی اول کی کمی کو پورا کریں گے بلکہ طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ وصولی کر کے مرکز میں بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث بنیں گے

اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار

ناظر بیت المال قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

جماعت کو ایک نصیحت

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

" جماعت احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے لیکن صحابہ والا اِنفاق اور بقا دہ کوشش کر کے اپنے اوپر غربت لاتے تھے۔ جبتک اِسی طرح کا اِنفاق نہ ہو ترقی ممکن نہیں ہوا کرتی اسی وجہ سے جہاں خرچ کا حکم دیا ہے وہاں سر آگے پیچھے رکھا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ اصل انفاق وہ ہے جو طبعی ہو اور اس میں کسی شہرت کا خیال نہ ہو۔ جو انفاق طبعی ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے طبیعت کو اُبھارنا نہیں پڑے گا بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت محسوس ہوگی پس وہی انفاق قرآن مجید میں مراد ہے جو طبعی ہو نہ یہ کہ نفس پر خرچ کرنے کے لئے دوسرے کے کہنے کی ضرورت ہو۔ پس جب جماعت احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائے گا اور انہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے کے لئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضا نظر آئے گا تب اُن کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے۔"

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اور عہدیداران کرام سیدنا حضرت اقدس کی اس نصیحت کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے خدمتِ دین کے لئے مالی قربانی کا اعلےٰ نمونہ پیش کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں۔

خاکسار

ناظر بیت المال قادیان

یاد رکھو مغز کام آتا ہے چھلکا نہیں

" کئی لوگ ایسے ہیں جن کی دو دو سو روپیہ تنخواہ ہے۔ مگر انہوں نے صرف دس بیس روپیہ چندہ دیا ہے ایسے لوگوں کے لئے ابھی وقت ہے کہ وہ اپنی کمی کو پورا کریں۔ یاد رکھو چھلکا کام نہیں آسکتا مغز کام آتا ہے۔ اسی طرح نام کام نہیں آسکتا۔ حقیقت کام آیا کرتی ہے بیشک ایسے لوگوں نے ظاہری قواعد کو پورا کرتے ہوئے تحریک جدید میں اپنا نام لکھوا دیا ہے مگر ثواب ہم نے نہیں دینا بلکہ خدا نے دینا ہے اور خدا جانتا ہے کہ چندہ اپنی طاقت کے مطابق دیا گیا ہے یا طاقت و توفیق سے کم دیا گیا ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے انہیں چاہیئے کہ اپنی کمی کو پورا کریں تا جب خدا تعالیٰ کے دین کے گھر کی بنیاد رکھی جائے تو اس وقت تمہارے لئے بھی ایک قیمتی خانہ اس کی بنیاد میں رکھا جائے اور اس دُنیا اور آخرت میں تمہارے جڑھیں ایسی مضبوط ہوں جیسے ایک بڑے شاخ دار پھل دینے والے درخت کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔"

مرتبہ ایمالی تحریک جدید قادیان

خبریں

ماسکو ۱۶ اگست۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے ترکی کو یہ وارننگ دی ہے کہ سائپرس کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور جھگڑوں کا فیصلہ بمباری سے کرنے کا کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔ اور نہ ہی پرامن لوگوں کو جارحانہ جنگ سے ڈرا دھمکا کر کوئی مفید مطلب نتیجہ برآمد ہوگا۔ مسٹر خروشچیف نے یہ الفاظ روسی سرکار کے اس بیان کے بعد دیا ہے جس میں یہ کہا گیا تھا کہ اگر سائپرس پر غیر ملکی حملہ ہوا تو روس سائپرس کی مدد یا حفاظت کرے گا۔

بڑودہ ۱۷ اگست۔ شری جے پرکاش نرائن نے جو کہ پانچ دنوں کے لئے گجرات کا دورہ کر رہے ہیں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں ماہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں پاکستان کا دورہ کرنے جا رہا ہوں۔ جہاں صدر ایوب سے مل کر انہیں اس امر پر رضامند کرنے کی کوشش کروں گا کہ کشمیر کا جھگڑا دس سال کے لئے التوا میں ڈال دیا جائے۔ اور اس دوران میں بھارت اور پاکستان آپس میں مشترکہ مفاد کے سوال پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ مثلاً مشترکہ اقتصادی ترقی اور مشترکہ خارجہ پالیسی۔ بھارت اور چین کے سرحدی جھگڑا کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ بھارت چین دونوں ممالک کے مابین یہ جھگڑا حل کرنے کی غرض سے ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔ ملک کو درپیش مسائل کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے دن بدن بڑھ رہی مہنگائی کو دور کرنے پر زور دیا۔

نئی دہلی ۱۷ اگست۔ بائیں بازو کی کمیونسٹ پارٹی کے مرکزی دفتر نے تمام صوبائی ہیڈ کوارٹروں کو ایک خفیہ سرکلر بھیجا ہے جس میں انہیں کہا گیا ہے کہ وہ قلیل نوٹس پر زیر پوش ہونے کی تیاری شروع کر دیں۔ بائیں دھڑے کی لیڈر شپ یہ محسوس کرتی ہے کہ پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے مرکزی سرکار بڑے پیمانہ پر ایسا ان کی گرفتاریاں عمل میں لائے گی۔ تاکہ وہ لوگوں میں بے چینی پیدا کرنے کی سرگرمیاں جاری نہ رکھ سکیں۔

جموں ۱۷ اگست۔ کشتواڑ میں یوم آزادی کے سلسلہ میں نکالے گئے جن سنگھ کے جلوس پر شیخ عبداللہ کے حامی رائے شماری محاذ کے ورکروں کی طرف سے حملہ کی مذمت کرتے ہوئے جموں جن سنگھ کے صدر پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے کہا ہے کہ رائے شماری محاذ کے لیڈر ریاست میں فرقہ وارانہ امن و آشتی میں خلل ڈالنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ کل رات جموں میں دوبارہ پرجا پریشد کی طرف سے ایک پبلک جلسہ میں شیخ عبداللہ کے حامیوں کی سرگرمیوں کی کڑی مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا کہ جو لوگ بھارت کے وفادار نہیں انہیں یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ اور جلسہ میں یہ اعلان کیا گیا کہ کشمیر میں نیا پاکستان بنانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۷ اگست۔ بھارت کی ہاکی ٹیم ٹوکیو کے اولمپک کھیلوں میں حصہ لینے کے لئے آج نیوزی لینڈ روانہ ہوگئی۔ وہ ٹوکیو جانے سے پہلے نیوزی لینڈ اور ملائشیا میں کئی میچ کھیلے گی۔ ٹیم کے کپتان ٹھاکر چرنجیت سنگھ نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ وہ اپنے دیش کے لئے ٹرافی جیت کر لائیں گے۔

نئی دہلی ۱۷ اگست۔ شیخ عبداللہ نے آج نائب راشٹرپتی ڈاکٹر ذاکر حسین کے ساتھ ملاقات کی۔ اور ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ ان میں بھارت اور پاکستان کے حل طلب مسائل پر بات چیت ہوئی۔ شیخ عبداللہ جواہر لال نہرو میموریل کمیٹی کے اجلاس میں بھی شامل ہوئے۔

قادیان میں تقریب یوم آزادی منائی گئی

۱۵ اگست۔ آج ۱۵ قادیان میں بھی بھارت کا یوم آزادی بڑے دھوم دھام سے منایا گیا۔ صبح ۸ بجے شہر کے کافی احباب میونسپل کمیٹی قادیان کے دفتر کے باہر صحن میں جمع ہو گئے۔ جماعت احمدیہ کے کثیر التعداد احباب بھی موقعہ پر موجود تھے۔ سردار سورن سنگھ صاحب باجوہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان نے بھارت کا قومی جھنڈا لہرایا۔ مقامی پولیس کے ایک دستہ نے سلامی دی۔ اس کے بعد موسم کی خرابی کی وجہ سے جلسہ کا پروگرام میونسپل ہال کے اندر شروع کیا گیا۔

اس جلسہ میں محترم مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان اور گیانی لابھ سنگھ صاحب فخر پریذیڈنٹ منڈل کانگرس کمیٹی نے تقاریر کیں۔ محترم مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں احباب کو آزادی کے صحیح مفہوم سے روشناس کرایا۔ اور اپنی قربانیوں۔ یکجہتی اور اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کر کے ملکی آزادی کو مضبوط کرنے پر زور دیا۔ اور بتایا کہ ہم اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر کے ہی اپنی آزادی کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ فخر صاحب نے بھی آزادی کے متعلق ایسے ہی خیالات کا اظہار فرمایا۔ آخر میں سردار سورن سنگھ صاحب باجوہ صدر جلسہ نے مختصر الفاظ میں آزادی کی قدر و قیمت سمجھائی۔ اور اس کو برقرار رکھنے کی تلقین کی۔ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ باوجود موسم کی خرابی کے حاضری کافی تھی۔

(نامہ نگار)

شری رزق رام منسٹر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ پنجاب
کی خدمت میں مبارکباد کی چٹھی اور ان کی طرف سے شکریہ کا خط

جناب وزیر صاحب موصوف کی خدمت میں ان کے وزیر بننے پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے مبارکباد کا خط لکھا گیا تھا۔ ان کی طرف سے حسب ذیل شکریہ کا خط آیا ہے۔

میرے پیارے محترم ناظر صاحب

آپ نے میرے پنجاب کی وزارت میں بطور وزیر شمولیت پر مبارکباد اور نیک تمناؤں کا جو خط بھیجا ہے اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہر ممکن طریق پر عوام کی خدمت کرتا رہوں گا۔ اور اُن کے اعتماد پر پورا اُترنے کی کوشش کروں گا۔ اور میں یہ سب کچھ صرف اسی صورت میں کر سکتا ہوں جب کہ آپ جیسے دوستوں کا تعاون مجھے حاصل ہو۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے ایسا تعاون دیتے رہیں گے۔

آپ کا مخلص
رزق رام
وزیر پبلک ورکس
(گورنمنٹ پنجاب چنڈی گڑھ ۶۴ء)

آپ کا چندہ اخبار بدر مورخہ ۲۸/۸/۶۴ سے ختم ہے

۲۰۲۰۔ مکرم مرزا شبیر علی صاحب بانکا گوڑہ
۲۰۳۳۔ جناب محمد شمس الحق صاحب پیکالی
۱۰۸۲ " سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی
۱۰۸۹ " اے۔ ایچ محمود اننت ناگ
۱۰۹۹ " راجہ ظفر خان صاحب مندیرا
۱۳۵۱ " پی کے عبدالشافی صاحب واناگورہ
۱۲۶۸ " سید کمال الدین صاحب بیتہ
۱۳۸۱۔ " عبدالغنی صاحب چوگام کشمیر
۱۳۸۲۔ " سید غلام الدین صاحب کٹک
۱۳۹۰ " ایس۔ اے ستار صاحب کوٹپلہ
۱۴۰۲ " محمد بشیر صاحب لانس نائیک
۱۴۰۳ " عابد حسین صاحب ہیٹے
۱۴۰۴ " جناب ایم نسیم خان صاحب بھگاڈل
۱۴۲۴ مکرمہ حشمت شمس صاحبہ ادرین
۱۴۲۵ جناب ایس۔ اے خان صاحب پٹنہ
۱۴۲۶ " محمد احسن صاحب ماندجن
۱۴۲۸ " محمد سلیمان صاحب جمشید پور
۱۴۵۳۔ مکرمہ سیدہ احمدی خاتون صاحبہ
۱۵۵۲ مکرم جناب محمد سعید صاحب اورنگ آباد
۱۵۵۴ " عبدالاحد صاحب احمدی کانپور
۱۵۹۹ " ایم کے معین صاحب سکندر آباد
۱۵۷۵ " ایس۔ اے سلام بھوبنیشور
۱۶۰۷ " ایم۔ اے سنان صاحب ملی درگ
۱۶۱۴۔ " ایم جمیل صاحب وکیل شولاپور

مندرجہ بالا احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ چندہ ارسال کرنے میں دیر کرنے کے باعث دفتر بدر کو احباب کی خدمت میں بار بار خطوط تحریر کرنے پڑتے ہیں جس سے علاوہ مالی نقصان کے علاوہ دفتری کام میں بے وقت اور الجھن کا سامنا کرنا پڑتا ہے امید ہے خریداران بدر تا اختتام چندہ ختم ہونے کی اطلاع پانے پر فوری طور پر چندہ ارسال فرما کر مشکور و ممنون فرمایا کریں گے۔ (مینیجر بدر قادیان)